اسماءِ مُشتَقّہ

۱ : ۵۳ اس کتاب کے حصہ دوم میں آپ نے مادہ اور وزن کے متعلق بنیادی بات یہ سیکھی تھی کہ کسی دیئے ہوئے مادے سے مختلف اوزان پر الفاظ کس طرح بنائے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے ثلاثی مجرد کے چھ ابواب اور مزید فیہ کے (بکثرت مستعمل) آٹھ ابواب سے حسب ذیل افعال کے اوزان اور انہیں بنانے کے طریقے سیکھے تھے۔ (۱) فعل ماضی معروف (۲) فعل ماضی مجہول (۳) فعل مضارع معروف (۴) فعل مضارع مجہول (۵) فعل امر اور (۶) فعل نہی

۲ : ۵۳ کسی مادے سے بننے والے افعال کی یہ چھ بنیادی صورتیں ہیں‘ جن کی بناوٹ اور گردانوں کے سمجھ لینے سے ایک طرف تو عربی میں ترجمہ کرتے وقت اور بول چال میں اَفعال کے مختلف صیغے استعمال کرنے میں مدد ملتی ہے اور دوسری طرف عربی عبارتوں میں اَفعال کے مختلف صیغوں کے استعمال کو پہچاننے اور ان کے معانی سمجھنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔ آگے چل کر ہم اَفعال کی بناوٹ اور ساخت کے بارے میں مزید باتیں بتدریج پڑھیں گے‘ لیکن سردست ہم مادہ‘ وزن اور فعل کے بارے میں ان حاصل کردہ معلومات کو بعض اسماء کی بناوٹ اور ساخت میں استعمال کرنا سیکھیں گے۔ اس سلسلے میں متعلقہ قواعد کے بیان سے پہلے چند تمہیدی باتیں کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

۳ : ۵۳ کسی بھی مادہ سے بننے والے الفاظ (اَفعال ہوں یا اسماء) کی تعداد ہمیشہ یکساں نہیں ہوتی بلکہ اس کا دارومدار اہل زبان کے استعمال پر ہے۔ بعض مادوں سے بہت کم الفاظ (افعال ہوں یا اسماء) بنتے یا استعمال ہوتے ہیں جبکہ بعض مادوں سے استعمال ہونے والے الفاظ کی تعداد بیسیوں تک پہنچتی ہے۔ پھر استعمال ہونے والے الفاظ کی بناوٹ بھی دو طرح کی ہوتی ہے۔ کچھ الفاظ کسی قاعدے اور اصول کے تحت بنتے ہیں۔

یعنی وہ تمام مادوں سے یکساں طریقے پر یعنی ایک مقررہ وزن پر بنائے جا سکتے ہیں۔ ایسے الفاظ کو "مشتقات" کہتے ہیں۔ جبکہ کچھ الفاظ ایسے ہیں جو کسی قاعدے اور اصول کے تحت نہیں بنتے بلکہ اہل زبان انہیں جس طرح استعمال کرتے آئے ہیں وہ اسی طرح مستعمل ہیں۔ ایسے الفاظ کو "ماخوذ" یا "جامد" کہتے ہیں۔

۴ : ۵۳ افعال سب کے سب مشتقات ہیں، کیونکہ ہر فعل کی بناوٹ مقررہ قواعد کے مطابق عمل میں آتی ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ افعال کی بناوٹ یا اشتقاق کے لحاظ سے عربی زبان نہایت باضابطہ اور اصول و قواعد پر مبنی زبان ہے۔ اس لئے عربی زبان کے مشتقات (یعنی مقررہ قواعد پر مبنی الفاظ) میں افعال تو قریباً سب کے سب ہی آجاتے ہیں۔ وہ بھی جو ہم اب تک پڑھ چکے ہیں اور وہ بھی جو ابھی آگے چل کر پڑھیں گے۔

۵ : ۵۳ مگر اسماء میں یہ بات نہیں ہے۔ سینکڑوں اسماء ایسے ہیں جو کسی قاعدے کے مطابق نہیں بنائے گئے۔ بس یہ ہے کہ اہل زبان ان کو اس طرح استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ان بے قاعدہ اسماء میں کسی "کام" کا نام بھی شامل ہے، جسے مصدر کہتے ہیں۔ عربی میں فعل ثلاثی مجرد میں مصدر کسی قاعدے کے تحت نہیں بنتا، مثلاً ضَرْبٌ (مارنا)، ذَهَابٌ (جانا)، طَلَبٌ (طلب کرنا یا تلاش کرنا)، غُفْرَانٌ (بخش دینا)، سُعَالٌ (کھانسنا)، قُعُوْدٌ (بیٹھ رہنا)، فِسْقٌ (نافرمانی کرنا)، یہ سب علی الترتیب فعل ضَرَبَ، ذَهَبَ، طَلَبَ، غَفَرَ، سَعَلَ، قَعَدَ اور فَسَقَ کے مصادر ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ ان تمام افعال کا وزن تو فَعَلَ ہی ہے مگر ان کے مصدروں کے وزن علی الترتیب فَعْلٌ، فَعَالٌ، فَعَلٌ، فُعْلَانٌ، فُعَالٌ، فُعُوْلٌ اور فِعْلٌ ہیں۔ خیال رہے کہ علم الصرف کے علماء نے عربی زبان کے فعل ثلاثی مجرد کے تمام مصادر کا جائزہ لے کر یہ تو معلوم کر لیا کہ ان مصادر کے اوزان کی کل تعداد چالیس (۴۰) سے زائد ہے، مگر یہ سب بے قاعدہ ہیں۔ یعنی یقینی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں فعل کا مصدر قاعدے کے مطابق یعنی مقررہ وزن پر ہی بنتا ہے۔

۶ : ۵۳ مصادر کی طرح بے شمار اشخاص، مقامات اور دیگر اشیاء کے نام بھی کسی قاعدہ اور اصول کے تحت نہیں آتے۔ مثلاً "م ل ک" سے مَلِکٌ (فرشتہ)، مَلَکٌ (بادشاہ)، "ر ج ل" سے رَجُلٌ (مرد)، رِجْلٌ (ٹانگ) اور "ج م ل" سے جَمَالٌ (خوبصورتی)، جَمَلٌ (اونٹ) وغیرہ۔ ایسے تمام بے قاعدہ اسماء کا تعلق تو بہرحال کسی نہ کسی مادے سے ہی ہوتا ہے اور ان کے معانی ڈکشنریوں میں متعلقہ مادے کے تحت ہی بیان کیے جاتے ہیں، لیکن ان کی بناوٹ میں کوئی یکساں اصول کارفرما دکھائی نہیں دیتا۔

۷ : ۵۳ تاہم کچھ اسماء ایسے بھی ہیں جو تمام مادوں سے تقریباً یکساں طریقے سے بنائے جاتے ہیں۔ یعنی کسی فعل سے ایک خاص مفہوم دینے والا اسم جس طریقے پر بنتا ہے تمام مادوں سے وہ مفہوم دینے والا اسم اسی طریقے پر بنایا جاسکتا ہے۔ اس قسم کے اسماء کو "اسماءِ مشتقہ" کہتے ہیں۔ مشتق کا مطلب ہے "پھٹ کر نکلنے والا"۔

۸ : ۵۳ جس طرح افعال کی بنیادی وبکثرت مستعمل صورتوں کی تعداد چھ ہے، اسی طرح اسماء مشتقہ کی بنیادی صورتیں بھی چھ ہی ہیں۔ یعنی (۱) اسم الفاعل (۲) اسم المفعول (۳) اسم الظرف (۴) اسم الصفة (۵) اسم التفضیل (۶) اسم الآلہ۔ بعض علماءِ صرف نے اسم الظرف کے دو حصے یعنی ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان کو الگ الگ کر کے اسماء مشتقہ کی تعداد سات بیان کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بلحاظ معنیٰ فرق کے باوجود بلحاظ بناوٹ ظرف زمان و ظرف مکان ایک ہی شے ہیں۔ اسی طرح بعض حضرات اسم المبالغہ کو بھی شامل کر کے اسماء مشتقہ کی تعداد آٹھ (۸) کر لیتے ہیں، لیکن غور سے دیکھا جائے تو اسم مبالغہ بھی اسم صفت ہی کی ایک قسم ہے۔ نیز اسماء مبالغہ بنانے کا کوئی ایک مقررہ قاعدہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے ہم بنیادی طور پر مندرجہ بالا چھ اقسام کو اسماء مشتقہ شمار کر کے ان کی بناوٹ اور ساخت کے قواعد یعنی اوزان بیان کریں گے۔

اسم الفاعل

۱ : ۵۴ لفظ فاعل کے معنی ہیں "کرنے والا"۔ پس اسم الفاعل کے معنی ہوئے "کسی کام کو کرنے والے کا مفہوم دینے والا اسم"۔ اردو میں اسم الفاعل کی پہچان یا اسے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اردو کے مصدر کے بعد لفظ "والا" بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً لکھنا سے لکھنے والا اور بیچنا سے بیچنے والا۔ انگریزی میں عموماً Verb کی پہلی شکل کے آخر میں "er" لگانے سے اسم الفاعل کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً read سے reader اور teach سے teacher۔ عربی زبان میں فعل ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ الگ ہے اور مزید فیہ سے (اسم الفاعل بنانے کا طریقہ) الگ ہے۔

۲ : ۵۴ ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کیلئے فعل ماضی کے پہلے صیغہ سے مادہ معلوم کرلیں اور پھر اسے "فَاعِلٌ" کے وزن پر ڈھال لیں۔ یہ اسم الفاعل ہو گا۔ جیسے ضَرَبَ سے ضَارِبٌ (مارنے والا)، طَلَبَ سے طَالِبٌ (طلب کرنے والا)، غَفَرَ سے غَافِرٌ (بخشنے والا) وغیرہ۔

۳ : ۵۴ اسم الفاعل کی نحوی گردان عام اسماء کی طرح ہی ہو گی یعنی

	رفع	نصب	جر
مذکر واحد	فَاعِلٌ (کرنے والا ایک مرد)	فَاعِلًا	فَاعِلٍ
مذکر تثنیہ	فَاعِلَانِ (کرنے والے دو مرد)	فَاعِلَیْنِ	فَاعِلَیْنِ
مذکر جمع	فَاعِلُوْنَ (کرنے والے کچھ مرد)	فَاعِلِیْنَ	فَاعِلِیْنَ
مؤنث واحد	فَاعِلَۃٌ (کرنے والی ایک عورت)	فَاعِلَۃً	فَاعِلَۃٍ
مؤنث تثنیہ	فَاعِلَتَانِ (کرنے والی دو عورتیں)	فَاعِلَتَیْنِ	فَاعِلَتَیْنِ
مؤنث جمع	فَاعِلَاتٌ (کرنے والی کچھ عورتیں)	فَاعِلَاتٍ	فَاعِلَاتٍ

ہر اسم الفاعل کی جمع مذکر سالم تو استعمال ہوتی ہی ہے تاہم کچھ اسم الفاعل ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی جمع سالم کے ساتھ جمع مکسر بھی استعمال ہوتی ہے۔ مثلاً کَافِرٌ

سے كَافِرُونَ اور كُفَّارٌ اور كَفَرَةٌ۔ یا طَالِبٌ سے طَالِبُونَ اور طُلَّابٌ اور طَلَبَةٌ وغیرہ۔ بعض اسم الفاعل کی جمع مکسر غیر منصرف بھی ہوتی ہے ' مثلاً جَاهِلٌ سے جَاهِلُونَ اور جُهَلَاءُ یا عَالِمٌ سے عَالِمُونَ اور عُلَمَاءُ وغیرہ۔

۴ : ۵۴ یہ بات نوٹ کر لیں کہ ثلاثی مجرد کے تمام ابواب سے اسم الفاعل مذکورہ بالا قاعدہ یعنی فَاعِلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔ مگر باب كَرُمَ سے اسم الفاعل مذکورہ قاعدے کے مطابق نہیں بنتا۔ باب كَرُمَ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ مختلف ہے ' جس کا ذکر آگے چل کر اسم الصفۃ کے سبق میں بیان ہو گا۔

۵ : ۵۴ صاف ظاہر ہے کہ فَاعِلٌ کے وزن پر اسم الفاعل صرف ثلاثی مجرد فعل سے ہی بن سکتا ہے ' کیونکہ اس کے فعل ماضی کا پہلا صیغہ مادہ کے تین حروف پر ہی مشتمل ہوتا ہے ' جبکہ مزید فیہ کے فعل ماضی کے پہلے صیغہ میں ہی "ف ۔ ع ۔ ل" کے ساتھ کچھ حروف کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے مزید فیہ سے اسم الفاعل کسی مخصوص وزن پر نہیں بنایا جا سکتا۔

۶ : ۵۴ ابواب مزید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کیلئے ماضی کے بجائے فعل مضارع کے پہلے صیغہ سے کام لیا جاتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ :

(۱) علامتِ مضارع (ی) ہٹا کر اس کی جگہ م مضمومہ (مُ) لگا دیں۔

(۲) اگر عین کلمہ پر فتحہ (ـــَـــ) ہے (جو باب تفعّل اور تفاعُل میں ہو گی) تو اسے کسرہ میں (ـــِـــ) میں بدل دیں۔

(۳) لام کلمہ پر تنوین رفع (ـــٌـــ) لگا دیں جو مختلف اعرابی حالتوں میں تبدیل ہوتی رہے گی۔

۷ : ۵۴ مزید فیہ ابواب سے بننے والے اسم الفاعل کا وزن اور ایک ایک مثال درج ذیل ہے۔

يُفْعِلُ سے اسم الفاعل مُفْعِلٌ ہو گا ' جیسے مُكْرِمٌ (اکرام کرنے والا)

اسی طرح

يُفَعِّلُ سے مُفَعِّلٌ جیسے مُعَلِّمٌ (علم دینے والا)
يُفَاعِلُ سے مُفَاعِلٌ " مُجَاهِدٌ (جہاد کرنے والا)
يَتَفَعَّلُ سے مُتَفَعِّلٌ " مُتَفَكِّرٌ (فکر کرنے والا)
يَتَفَاعَلُ سے مُتَفَاعِلٌ " مُتَخَاصِمٌ (جھگڑا کرنے والا)
يَفْتَعِلُ سے مُفْتَعِلٌ " مُمْتَحِنٌ (امتحان لینے والا)
يَنْفَعِلُ سے مُنْفَعِلٌ " مُنْحَرِفٌ (انحراف کرنے والا)
يَسْتَفْعِلُ سے مُسْتَفْعِلٌ " مُسْتَغْفِرٌ (مغفرت طلب کرنے والا)

یہ نوٹ کرلیں کہ يَتَفَعَّلُ اور يَتَفَاعَلُ (مضارع) میں عین کلمہ مفتوح ہے جو اسم الفاعل بناتے وقت مکسور ہو گیا ہے۔

۸ : ۵۴ مذکورہ قاعدے کے مطابق مزید فیہ سے بننے والے اسم الفاعل کی نحوی گردان بھی معمول کے مطابق ہوتی ہے اور اس کی جمع ہمیشہ جمع سالم ہی آتی ہے۔ ذیل میں ہم باب افعال سے اسم الفاعل کی نحوی گردان بطور نمونہ لکھ رہے ہیں۔ باقی ابواب سے آپ اسی طرح اسم الفاعل کی نحوی گردان کی مشق کرسکتے ہیں۔

	رفع	نصب	جر
مذکر واحد	مُكْرِمٌ (اکرام کرنے والا ایک مرد)	مُكْرِمًا	مُكْرِمٍ
مذکر تثنیہ	مُكْرِمَانِ (اکرام کرنے والے دو مرد)	مُكْرِمَيْنِ	مُكْرِمَيْنِ
مذکر جمع	مُكْرِمُوْنَ (اکرام کرنے والے کچھ مرد)	مُكْرِمِيْنَ	مُكْرِمِيْنَ
مؤنث واحد	مُكْرِمَةٌ (اکرام کرنے والی ایک عورت)	مُكْرِمَةً	مُكْرِمَةٍ
مؤنث تثنیہ	مُكْرِمَتَانِ (اکرام کرنے والی دو عورتیں)	مُكْرِمَتَيْنِ	مُكْرِمَتَيْنِ
مؤنث جمع	مُكْرِمَاتٌ (اکرام کرنے والی کچھ عورتیں)	مُكْرِمَاتٍ	مُكْرِمَاتٍ

۹ : ۵۴ ضروری ہے کہ آپ "اسم الفاعل" اور "فاعل" کا فرق بھی سمجھ لیں۔ فاعل ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہو سکتا ہے، مثلاً دَخَلَ الرَّجُلُ الْبَيْتَ۔ یہاں الرَّجُلُ فاعل ہے، اس لئے حالت رفع میں ہے۔ اگر الگ اَلرَّجُلُ لکھا ہو یعنی جملے

کے بغیر تو اسے فاعل نہیں کہہ سکتے، جب ہم طَالِبٌ، عَالِمٌ، سَارِقٌ (چوری کرنے والا) وغیرہ کہتے ہیں تو یہ اسم الفاعل ہیں۔ یعنی ان میں متعلقہ کام کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔ مگر جملے میں اسم الفاعل حسب موقع مرفوع، منصوب یا مجرور آسکتا ہے۔ مثلاً ذَهَبَ عَالِمٌ۔ (ایک عالم گیا) یہاں عَالِمٌ اسم الفاعل ہے اور جملے میں بطور فاعل استعمال ہوا ہے۔ اَکْرَمْتُ عَالِمًا (میں نے ایک عالم کی عزت کی) یہاں عَالِمًا اسم الفاعل تو ہے لیکن جملے میں بطور مفعول آیا ہے، اس لئے منصوب ہے۔ اسی طرح کِتَابُ عَالِمٍ (ایک عالم کی کتاب) یہاں عَالِمٌ اسم الفاعل ہے، لیکن مرکب اضافی میں مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

ذُرِّیَّۃٌ۔ اولاد۔ نسل۔ حبب (اِفعال) پسند کرنا

نَکِرَ (س) نَکَرًا۔ ناواقف ہونا۔ (افعال) انکار کرنا، ناواقفیت کا اقرار کرنا۔

کَبُرَ (ک) کِبَرًا۔ مرتبہ میں بڑا ہونا۔ (تفعّل)۔ خود کو بڑا سمجھنا۔ (استفعال)۔ بڑائی طلب کرنا۔

نَفِقَ (ن۔ س) نَفْقًا۔ نَفَقًا۔ کم یا ختم ہونا۔ دو منہ والا ہونا (جیسے سرنگ وغیرہ)۔ (مفاعلہ)۔ دو رخا پن اختیار کرنا۔

طَبَعَ (ف) طَبْعًا۔ تصویر بنانا۔ مہر لگانا۔

فَلَحَ (ن) فَلْحًا۔ پھاڑنا۔ ہل چلانا (افعال)۔ مراد پانا (رکاوٹوں کو پھاڑتے ہوئے)۔

خَسِرَ (س) خُسْرًا۔ نقصان اٹھانا۔ گمراہ ہونا۔ تباہ ہونا۔

مشق نمبر ۵۲ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں کے ساتھ دیئے گئے ابواب سے اسم الفاعل بنا کر ہر ایک کی

نحوی گردان کریں :

(۱) غ ف ل (ن) (۲) س ل م (افعال) (۳) ک ذ ب (تفعیل) (۴) ن ف ق (مفاعلہ) (۵) ک ب ر (تفعّل)

مشق نمبر ۵۲ (ب)

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں :

(i) اسم الفاعل شناخت کر کے ان کا مادہ، باب اور صیغہ (عدد و جنس) بتائیں۔

(ii) اسم الفاعل کی اعرابی حالت اور اسکی وجہ بتائیں۔

(iii) مکمل عبارت کا ترجمہ لکھیں۔

(۱) وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (۲) رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ
لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ (۳) فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ مُّنْکِرَۃٌ وَّھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ (۴) وَلَیَعْلَمَنَّ
اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ (۵) کَذٰلِکَ یَطْبَعُ
اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ (۶) اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ (۷) وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ (۸)
وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ

اردو سے عربی ترجمہ کریں

مومن فلاح پانے والے ہیں۔

منافق جھوٹے ہیں۔

ظالم نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اللہ بڑائی چاہنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وہ آخرت سے غافل ہیں۔

اسم المفعول

۱ : ۵۵ اسم المفعول ایسے اسم کو کہتے ہیں جس پر کسی کام کے ہونے کا مفہوم ہو۔ اردو میں اسم المفعول عموماً ماضی معروف کے بعد لفظ "ہوا" کا اضافہ کر کے بنا لیتے ہیں، مثلاً کھولا ہوا، سمجھا ہوا، مارا ہوا وغیرہ۔ انگریزی میں Verb کی تیسری شکل یعنی Past Participle اسم المفعول کا کام دیتا ہے۔ مثلاً done (کیا ہوا) taught (پڑھایا ہوا) written (لکھا ہوا) وغیرہ۔ عربی میں فعل ثلاثی مجرد سے اسم المفعول "مَفْعُوْلٌ" کے وزن پر بنتا ہے۔ مثلاً ضَرَبَ سے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)، قَتَلَ سے مَقْتُوْلٌ، (قتل کیا ہوا) کَتَبَ سے مَکْتُوْبٌ (لکھا ہوا) وغیرہ۔

۲ : ۵۵ اسم المفعول کی گردان مندرجہ ذیل ہے۔

	رفع	نصب	جر
مذکر واحد	مَفْعُوْلٌ	مَفْعُوْلاً	مَفْعُوْلٍ
مذکر تثنیہ	مَفْعُوْلَانِ	مَفْعُوْلَيْنِ	مَفْعُوْلَيْنِ
مذکر جمع	مَفْعُوْلُوْنَ	مَفْعُوْلِيْنَ	مَفْعُوْلِيْنَ
مؤنث واحد	مَفْعُوْلَةٌ	مَفْعُوْلَةً	مَفْعُوْلَةٍ
مؤنث تثنیہ	مَفْعُوْلَتَانِ	مَفْعُوْلَتَيْنِ	مَفْعُوْلَتَيْنِ
مؤنث جمع	مَفْعُوْلَاتٌ	مَفْعُوْلَاتٍ	مَفْعُوْلَاتٍ

۳ : ۵۵ ابواب مزید فیہ سے اسم المفعول مضارع مجہول کے پہلے صیغہ سے بناتے ہیں، جس کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

۱ ۔ علامت مضارع (ی) ہٹا دیں اور اس کی جگہ میم مضموم (مُ) لگائیں۔

۲ ۔ لام کلمہ پر تنوین رفع (ـــٌ) لگا دیں۔

۳ ۔ مضارع مجہول کے پہلے صیغہ کی باقی تمام حرکات و سکنات برقرار رہیں گی، مثلاً يُكْرَمُ سے مُكْرَمٌ (عزت دیا ہوا) ـــــ يُعَلَّمُ سے مُعَلَّمٌ (سکھایا ہوا)

___ یُمْتَحَنُ سے مُمْتَحَنٌ (جس کا امتحان لیا گیا) وغیرہ

۴ : ۵۵ ابواب مزید فیہ سے اسم المفعول بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ پہلے اس سے اسم الفاعل بنا لیں جس کا طریقہ آپ گزشتہ سبق میں سیکھ چکے ہیں۔ اب اس کے عین کلمہ کی کسرہ (ـِــ) کو فتحہ (ـَــ) سے بدل دیں، مثلاً مُکْرِمٌ سے مُکْرَمٌ، مُعَلِّمٌ سے مُعَلَّمٌ، مُمْتَحِنٌ سے مُمْتَحَنٌ وغیرہ۔

۵ : ۵۵ اسم المفعول کی نحوی گردان اسم الفاعل کی طرح ہوگی اور فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہوگا۔ یہ بھی نوٹ کرلیں کہ ابواب ثلاثی مجرد اور مزید فیہ کے اسم المفعول کی جمع مذکر اور مؤنث دونوں کیلئے بالعموم جمع سالم ہی استعمال ہوتی ہے۔

۶ : ۵۵ یہ بات بھی ذہن نشین کرلیں کہ اسم المفعول صرف متعدی افعال سے بنتا ہے۔ فعل لازم سے نہ فعل مجہول (ماضی یا مضارع) بنتا ہے اور نہ ہی اسم المفعول۔ ثلاثی مجرد کا باب کَرُمَ اور مزید فیہ کا باب اِنْفِعَال ایسے ابواب ہیں کہ ان سے ہمیشہ فعل لازم ہی استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے ان دونوں ابواب سے اسم المفعول کا صیغہ نہیں بنتا۔ ثلاثی مجرد اور مزید فیہ کے باقی ابواب سے فعل لازم اور متعدی دونوں طرح کے افعال استعمال ہوتے ہیں جس کی پہچان ان کے معانی سے ہوسکتی ہے۔ (حصہ دوم میں لازم اور متعدی کی بحث ۱ : ۳۰ سے ۳ : ۳۰ تک دوبارہ دیکھ لیجئے۔) اس لئے ان ابواب سے استعمال ہونے والے لازم افعال سے بھی نہ تو فعل مجہول بنے گا اور نہ اسم المفعول۔

۷ : ۵۵ خیال رہے کہ عربی میں بعض افعال ایسے بھی ہوتے ہیں جو لازم اور متعدی دونوں معانی کے لئے استعمال ہوتے ہیں، مثلاً رَفَعَ (ف) کے معنی بلند ہونا بھی ہوتے ہیں اور بلند کرنا بھی۔ دوسرے معنی یعنی بلند کرنا کے لحاظ سے اسم الفاعل رَافِعٌ (بلند کرنے والا) اور اسم المفعول مَرْفُوْعٌ (بلند کیا ہوا) دونوں استعمال ہوں گے۔ لیکن پہلے معانی یعنی بلند ہونا کے لحاظ سے صرف اسم الفاعل رَافِعٌ (بلند ہونے والا) استعمال

ہو سکتا ہے' اسم المفعول استعمال نہیں ہو سکتا۔

۸ : ۵۵ یہاں اسم المفعول اور مفعول کا فرق بھی سمجھ لیجئے۔ مفعول صرف جملہ فعلیہ میں معلوم ہو سکتا ہے' مثلاً فَتَحَ الرَّجُلُ بَابًا [مرد نے ایک دروازہ کھولا] میں بَابًا مفعول ہے۔ اگر الگ لفظ بَابٌ لکھا ہو تو وہ نہ تو فاعل ہے نہ مفعول اور نہ ہی مبتدا یا خبر۔ لیکن اگر لفظ مَفْتُوحٌ لکھا ہو تو یہ ایک اسم المفعول ہے' جو کسی جملے میں استعمال ہونے کی نوعیت سے مرفوع' منصوب یا مجرور ہو سکتا ہے' مثلاً اَلْبَابُ مَفْتُوحٌ (دروازہ کھلا ہوا ہے) یہاں مَفْتُوحٌ دراصل اَلْبَابُ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اسی طرح لَيْسَ الْبَابُ مَفْتُوحًا یا لَيْسَ الْبَابُ بِمَفْتُوحٍ۔ اسکے علاوہ اسم المفعول جملے میں فاعل یا مفعول ہو کر بھی آسکتا ہے' مثلاً جَلَسَ الْمَظْلُوْمُ (مظلوم بیٹھ گیا) یہاں اَلْمَظْلُوْمُ اسم المفعول ہے لیکن جملے میں بطور فاعل کے استعمال ہوا ہے اس لئے مرفوع ہے۔ اسی طرح نَصَرْتُ مَظْلُوْمًا (میں نے ایک مظلوم کی مدد کی) یہاں مظلوم اسم المفعول بھی ہے لیکن دراصل جملے میں بطور مفعول استعمال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۹ : ۵۵ الغرض اسم الفاعل اور فاعل نیز اسم المفعول اور مفعول کا فرق اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے' جبکہ اسم الفاعل اور اسم المفعول جملے میں حسب موقع مرفوع' منصوب یا مجرور تینوں طرح استعمال ہو سکتے ہیں۔

ذخیرۂ الفاظ

سَخِرَ (س) مِنْهُ وَ بِهٖ ... کا مذاق اڑانا۔ (تفعیل) = قابو کرنا۔

نُجُوْمٌ ۔ ستارے (واحد نَجْمٌ) فَوَاكِهُ ۔ میوے (واحد فَاكِهَةٌ)

قَالَ ۔ اس نے کہا۔

نَزَلَ (س) نُزُوْلًا ۔ اترنا۔ (افعال + تفعیل) ۔ اتارنا ۔ نازل کرنا

بَعَثَ (ف) بَعْثًا ۔ بھیجنا، اٹھانا، دوبارہ زندہ کرنا ۔

مَكْذُوْبٌ ۔ جھوٹ بولا ہوا ۔ جھوٹا ۔

نَظَرَ (ن ۔ س) نَظْرًا ۔ دیکھنا، غور و فکر کرنا، مہلت دینا ۔ (افعال) ۔ مہلت دینا

رَسِلَ (س) رَسَلًا ۔ نرم رفتار ہونا ۔ (افعال) ۔ چھوڑنا، بھیجنا (پیغام دے کر) ۔

حَضَرَ (ن ۔ س) حُضُوْرًا ۔ موجود ہونا، حاضر ہونا ۔ (افعال + تفعیل) ۔ حاضر کرنا ۔ پیش کرنا

خَرَجَ (ن) باہر نکل آنا ۔ (افعال) ۔ باہر نکال لینا / دینا ۔

کرم (افعال) ۔ عزت دینا ۔ عزت کرنا ۔

اَثْمَار، ثَمَرات ۔ پھل (واحد ثَمَرَةٌ)

رَقَمَ (ن) ۔ لکھنا ۔ لکھ لینا

شَهِدَ (س) ۔ معائنہ کرنا ۔

قَرُبَ (ک) ۔ نزدیک ہونا ۔ (تفعیل) ۔ قریب کرنا ۔ معزز بنانا ۔

مشق نمبر ۵۳ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں کے ساتھ دیئے گئے ابواب سے اسم المفعول بنا کر ہر ایک کی نحوی گردان کریں ۔

(۱) ک ذ ب (ض) (۲) ر س ل (افعال) (۳) ن ز ل (تفعیل) (۴) ن ص ر (افتعال)

مشق نمبر ۵۳ (ب)

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں :

(i) اسم المفعول شناخت کر کے ان کا مادہ، باب اور صیغہ (عدد و جنس) بتائیں ۔

(ii) اسم المفعول کی اعرابی حالت اور اسکی وجہ بتائیں۔

(iii) مکمل عبارت کا ترجمہ لکھیں۔

(۱) وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرَاتٌ بِاَمْرِهٖ (۲) يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّکَ
بِالْحَقِّ (۳) قَالَ اَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۔ قَالَ اِنَّکَ مِنَ
الْمُنْظَرِيْنَ ۔ (۴) ذٰلِکَ وَعْدٌ غَيْرُ مَکْذُوْبٍ (۵) فَاُولٰئِکَ فِي
الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ (۶) اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۷) اُولٰئِکَ لَهُمْ
رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ فَوَاکِهُ وَهُمْ مُّکْرَمُوْنَ (۸) هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ (۹) وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ (۱۰) کِتَابٌ
مَّرْقُوْمٌ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۔

اردو سے عربی ترجمہ کریں :

پھل اور میوے پاکیزہ روزی ہیں۔

پیغمبر اللہ کے عزت یافتہ بندے ہیں۔

کافر اور منافق عذاب میں پیش کر دیئے جائیں گے۔

وہ دوزخ سے نہیں نکالے جائیں گے۔

اللہ کا وعدہ جھوٹا نہیں ہے۔

آپ مجھے ایک دن کی مہلت دیجئے۔

اِسمُ الظَّرف

۱ : ۵۶ ظرف کے لغوی معنی ہیں برتن یا بوری وغیرہ' یعنی جس میں کوئی چیز رکھی جائے۔ عربی میں لفافے کو بھی ظرف کہہ دیتے ہیں اور اسکی جمع ظُروف کے معنی موافق اور ناموافق حالات کے بھی ہوتے ہیں۔ واقعاتی شہادت کو عربی میں "بَیِّنَۃٌ ظَرفِیَّۃٌ" یعنی دلیلِ ظرفی بھی کہتے ہیں۔

۲ : ۵۶ علم النحو کی اصطلاح میں اسم الظرف کا مطلب ہے ایسا اسمِ مشتق جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کا وقت یا اسکی جگہ کا مفہوم رکھتا ہو۔ اس لئے ظرف کی دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔ ایک ظرفِ زمان جو کام کے وقت اور زمانہ کو ظاہر کرے اور دوسری ظرفِ مکان جو کام کرنے کی جگہ کا مفہوم دے۔ لیکن جہاں تک اسم الظرف کے لفظ کی ساخت یعنی وزن کا تعلق ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

۳ : ۵۶ اردو اور انگریزی میں اسم ظرف بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے' بلکہ مصدر کے ساتھ "کی جگہ" یا "کا وقت" لگا دیتے ہیں' جیسے لکھنے کی جگہ یا لکھنے کا وقت وغیرہ۔ اسی طرح انگریزی میں بھی place یا time کا لفظ عبارت کے ساتھ ہی لگانا ہوتا ہے۔ لیکن عربی میں اسم ظرف بنانے کا خاص طریقہ ہے۔

۴ : ۵۶ فعل ثلاثی مجرد میں اسم الظرف بنانے کے لئے دو وزن استعمال ہوتے ہیں' ایک مَفْعَلٌ اور دوسرا مَفْعِلٌ۔ مضارع مضموم العین یعنی باب نَصَرَ اور کَرُمَ اور مفتوح العین یعنی باب فَتَحَ اور سَمِعَ سے اسم الظرف عام طور پر مَفْعَلٌ کے وزن پر بنتا ہے' جبکہ مضارع مکسور العین یعنی باب ضَرَبَ اور حَسِبَ سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِلٌ کے وزن پر ہی بنتا ہے۔

۵ : ۵۶ مضارع مضموم العین سے استعمال ہونے والے تقریباً دس الفاظ ایسے ہیں جو خلافِ قاعدہ مَفْعَلٌ کی بجائے مَفْعِلٌ کے وزن پر استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً

غَرَبَ يَغْرُبُ سے مَغْرَبٌ کی بجائے مَغْرِبٌ، اسی طرح مَشْرَقٌ کی بجائے مَشْرِقٌ، مَسْجَدٌ کی بجائے مَسْجِدٌ۔ اگرچہ ان الفاظ کا مَفْعَلٌ کے وزن پر اسم الظرف بھی جائز ہے، یعنی مَغْرَبٌ اور مَسْجَدٌ بھی کہ سکتے ہیں تاہم فصیح اور عمدہ زبان یہی سمجھی جاتی ہے کہ ان کو مَغْرِبٌ اور مَسْجِدٌ کہا جائے۔

۶ : ۵۶ اگر کوئی کام کسی جگہ (مکان) میں بکثرت ہوتا ہو تو اس کا اسم الظرف مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ لیکن یہ وزن صرف ظرفِ مکان کے لئے استعمال ہوتا ہے، مثلاً مَدْرَسَةٌ (سبق لینے یا دینے کی جگہ)، مَطْبَعَةٌ (چھاپنے کی جگہ) وغیرہ۔

۷ : ۵۶ اسم الظرف چاہے مَفْعَل کے وزن پر ہو یا مَفْعِل یا مَفْعَلَةٌ کے وزن پر ہو، ہر صورت میں اسکی جمع مکسر ہی استعمال ہوتی ہے اور تینوں اوزان کی جمع مکسر کا ایک ہی وزن "مَفَاعِلُ" ہے۔ نوٹ کرلیں کہ اس جمع مکسر کا وزن غیر منصرف ہے۔

۸ : ۵۶ مزید فیہ سے اسم ظرف بنانے کا الگ کوئی قاعدہ نہیں ہے بلکہ مزید فیہ سے بنائے گئے اسم المفعول کو ہی اسم الظرف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے مُمْتَحَنٌ کے معنی یہ بھی ہیں "جسکا امتحان لیا گیا" اور اس کے معنی یہ بھی ہیں "امتحان کی جگہ یا وقت"۔ اس قسم کے الفاظ کے اسم المفعول یا اسم الظرف ہونے کا فیصلہ کسی عبارت کے سیاق و سباق سے ہی کیا جا سکتا ہے۔

۹ : ۵۶ بابِ اِفعال اور ثلاثی مجرد کے اسم الظرف میں تقریباً مشابہت ہو جاتی ہے۔ اور صرف میم کی فتحہ اور ضمہ کا فرق باقی رہ جاتا ہے، مثلاً مَخْرَجٌ ثلاثی سے ہے، اس کے معنی نکلنے کی جگہ ہے، جبکہ مُخْرَجٌ باب افعال سے ہے اور اس کے معنی ہیں نکالنے کی جگہ۔ اسی طرح مَدْخَلٌ داخل ہونے کی جگہ اور مُدْخَلٌ داخل کرنے کی جگہ۔ اس فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔

۱۰ : ۵۶ آپ کو بتایا گیا تھا کہ باب انفعال سے آنے والے افعال ہمیشہ لازم

ہوتے ہیں، اس لئے ان سے فعل مجہول یا اسم مفعول نہیں بن سکتا لیکن اس باب سے اسم الظرف کے معنی پیدا کرنے کے لئے اس کے اسم المفعول کو استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً اِنْحَرَفَ کے معنی ہیں مڑ جانا، جس کا اسم المفعول مُنْحَرَفٌ بنے گا، جس کے معنی ہوں گے مڑنے کی جگہ یا وقت، مگر اس سے اسم المفعول کا کام نہیں لیا جا سکتا۔ یہ بات بھی ذہن نشین کر لیں کہ مزید فیہ کے ابواب سے اسم المفعول کو جب اسم الظرف کے طور پر استعمال کرتے ہیں تو اسکی جمع مؤنث سالم کی طرح آتی ہے، جیسے مُنْحَرَفٌ سے مُنْحَرَفَاتٌ اور مُحَاسَبٌ سے مُحَاسَبَاتٌ وغیرہ۔

۱۱ : ۵۶ یاد رکھئے کہ اسم الظرف میں کسی جگہ یا وقت کے تصور کے ساتھ ساتھ کسی کام کے کرنے یا ہونے کا مفہوم ضرور شامل ہوتا ہے۔ لیکن کچھ الفاظ ایسے ہیں جن میں وقت یا جگہ کا تصور تو ہوتا ہے مگر اس وقت یا جگہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کا مفہوم شامل نہیں ہوتا۔ مثلاً عِنْدَ = (پاس)، لَيْلَةٌ = (رات)، شَهْرٌ - (مہینہ)، يَوْمٌ - (دن)، خَلْفَ - (پیچھے)، أَمَامَ - (سامنے) وغیرہ ان تمام الفاظ میں وقت یا جگہ کا مفہوم تو ہے لیکن کسی کام کے کرنے یا ہونے کا مفہوم نہیں ہے۔ ایسے الفاظ کو اسم الظرف نہیں کہتے بلکہ "ظرف" کہتے ہیں۔ یہ عموماً مضاف بن کر آتے ہیں اور جب ظرف کے مفہوم میں استعمال ہوں تو ہمیشہ حالتِ نصب میں استعمال ہوتے ہیں، جبکہ اسم الظرف جملے میں استعمال ہونے کے لحاظ سے رفع، نصب، جر تینوں طرح استعمال ہو سکتا ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

رَجَعَ (ض) - واپس جانا - لوٹ آنا۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا - اے ایمان والو۔
آيَةٌ - نشانی۔ إِذَا - جب - قِيلَ - کہا جائے، کہا گیا - لَكُمْ - تم کو۔
حَصَرَ (ن - ض) حَصْرًا - گھیرنا - کسی چیز کو پورا لے لینا - (مفاعلہ) = محاصرہ کرنا۔

رَصَدَ (ن) رَصَدًا - انتظار کرنا۔ گھات لگانا۔

سَكَنَ (ن) سُكُونًا - ٹھہرنا۔ آرام کرنا۔ بغیر حرکت کے ہونا۔

يَا وَيْلَنَا - ہائے ہماری کم بختی

شَرَابٌ - پینے کی کوئی چیز۔

نَمْلٌ - چیونٹیاں (ایک کو نَمْلَةٌ کہتے ہیں)

رَقَدَ (ن) رَقْدًا - سونا (نیند میں) غافل ہونا۔

رَكَضَ (ن) رَكْضًا - دوڑنا۔ تیزی سے پاؤں مارنا / چلانا

بَرَدَ (ن) بَرْدًا - ٹھنڈا ہونا۔ ٹھنڈا کرنا۔ سَبَأٌ - ایک علاقے کا نام ہے

فَسَحَ (ف) فَسْحًا - کشادگی کرنا۔ (تفعیل) - مجلس میں جگہ دینا۔

بَرِحَ (س) - ٹلنا۔ ہٹ جانا۔

مشق نمبر ۵۴

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں :

(i) اسم الظرف شناخت کرکے ان کا مادہ اور باب بتائیں۔

(ii) اسم الظرف کی اعرابی حالت اور اسکی وجہ بتائیں۔

(iii) مکمل عبارت کا ترجمہ لکھیں۔

(١) قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ (٢) وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ (٣) رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ (٤) وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ (٥) إِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ (٦) لَا أَبْرَحُ حَتّٰى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ (٧) قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ (٨) قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰأَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسٰكِنَكُمْ (٩) لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ

(۱۰) قَالُوا يٰوَيۡلَنَا مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَا (۱۱) اِنَّ اِلٰهَكُمۡ لَوَاحِدٌ

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ (۱۲)

اُرۡكُضۡ بِرِجۡلِكَ هٰذَا مُغۡتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ (۱۳) يٰاَيُّهَا الَّذِيۡنَ

اٰمَنُوۡا اِذَا قِيۡلَ لَكُمۡ تَفَسَّحُوۡا فِى الۡمَجٰلِسِ فَافۡسَحُوۡا

يَفۡسَحِ اللّٰهُ لَكُمۡ (۱۴) سَلٰمٌ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ

اردو سے عربی میں ترجمہ کیجیے :

دوڑ لگاؤ، سو نہ جاؤ۔

سب لوگوں نے اپنے گھاٹ سے ٹھنڈا پانی پیا۔

چیونٹیاں اپنے ٹھکانوں میں داخل ہو گئیں۔

ہمارا رب مشرق و مغرب کا رب ہے۔

دشمن نے ہم کو گھیر لیا ہے۔ اور وہ ہر گھات والی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے۔

ہم طلوع فجر کے وقت کے بعد نہیں سوتے۔

اسماء الصِّفَة (۱)

۵۷ : ۱ اس کتاب کے حصہ اول پیراگراف ۴:۵ میں ہم نے پڑھا تھا کہ اسم نکرہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں، ایک اسم ذات جو کسی جاندار یا بے جان چیز کی جنس کا نام ہو، جیسے اِنْسَانٌ، فَرَسٌ، حَجَرٌ۔ اور دوسری اسم صفت جو کسی چیز کی صفت کو ظاہر کرے، مثلاً حَسَنٌ، سَهْلٌ وغیرہ

۵۷ : ۲ اسماءِ ذات کو بعض دفعہ اسماء المعانی بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ کبھی تو وہ بذریعہ حواس محسوس ہونے والی یعنی حسی چیزوں کے نام ہوتے ہیں، جیسے بَیْتٌ، رَجُلٌ، رِیْحٌ وغیرہ اور کبھی وہ حواس کے بجائے عقل سے سمجھی جانے والی یعنی ذہنی چیزوں کے نام ہوتے ہیں، جیسے بُخْلٌ (کنجوسی) شُجَاعَةٌ (بہادری) وغیرہ۔ اب یہ بات نوٹ کرلیں کہ اسمائے ذات اور اسماء المعانی صفت کا کام نہیں دے سکتے، البتہ بوقتِ ضرورت موصوف بن سکتے ہیں۔

۵۷ : ۳ اسم المعانی اور صفت میں جو فرق ہوتا ہے وہ ذہن میں واضح ہونا ضروری ہے۔ اس فرق کو آپ اردو الفاظ کے حوالے سے نسبتاً آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ جیسے "کنجوس ہونا" مصدر ہے، "کنجوسی" اسم المعانی ہے اور "کنجوس" صفت ہے۔ اسی طرح "بہادر ہونا" مصدر ہے، "بہادری" اسم المعانی ہے اور "بہادر" صفت ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ڈکشنری سے یا کہیں اور سے عربی الفاظ کے معانی نوٹ کرتے وقت اس فرق کو بھی نوٹ کرلیا جائے اور جملے میں الفاظ کا استعمال کرتے وقت اس کا لحاظ رکھا جائے۔ اب یہ نوٹ کرلیں کہ اسم صفت ضرورت پڑنے پر کسی اسم ذات یا اسم معانی کی صفت کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں اور کسی موصوف کے بغیر جملہ میں مبتدا یا خبر بن کر بھی استعمال ہوتے ہیں۔

۵۷ : ۴ اسم ذات یا اسم معانی بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ زیادہ تر یہ اسم جامد ہوتے ہیں اور انہیں اہل زبان سے سن کر سیکھنا اور یاد کرنا ہوتا ہے۔ اس کے

برعکس اسماء الصفۃ ہمیشہ مشتق ہوتے ہیں اور ان کے کچھ اوزان ہیں۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل اور اسم المفعول بنانے کا ایک ہی مقرر وزن ہے اور مزید فیہ سے ان کو بنانے کا قاعدہ مقرر ہے۔ البتہ اسم الظرف بنانے کے لئے آپ نے تین مختلف وزن پڑھے ہیں۔ اب یہ نوٹ کر لیں کہ اسماء الصفۃ کے وزن زیادہ ہیں، اس لئے "اسم الصفۃ" کے بجائے جمع کا صیغہ "اسماء الصفۃ" استعمال کیا گیا ہے۔ ان میں سے چند اوزان ہم ذیل میں دے رہے ہیں۔ یہ بات واضح رہے کہ یہ اسماء الصفۃ کے اوزان کی مکمل فہرست نہیں ہے۔

الفاظ	وزن
۱ ۔ صَعْبٌ (دشوار)، سَہْلٌ (آسان)، ضَخْمٌ (بھاری بھرکم) عَذْبٌ (میٹھا (پانی))	۔ فَعْلٌ
۲ ۔ صِفْرٌ (خالی)۔ مِلْحٌ (نمکین)۔ قلیل الاستعمال ہے۔	۔ فِعْلٌ
۳ ۔ صُلْبٌ (سخت) حُلْوٌ (میٹھا) مُرٌّ (کڑوا) حُرٌّ (آزاد)	۔ فُعْلٌ
۴ ۔ حَسَنٌ (اچھا)۔ بَطَلٌ (نامور آدمی)۔ قلیل الاستعمال ہے۔	۔ فَعَلٌ
۵ ۔ شُجَاعٌ (بہادر)۔ اُجَاجٌ (سخت کھاری)۔ قلیل الاستعمال ہے۔	فُعَالٌ
۶ ۔ کَسْلَانُ (سست)۔ غَضْبَانُ (غضبناک)۔ ظَمْآنُ (پیاسا)۔	۔ فَعْلَانُ (غیر منصرف وزن)
۷ ۔ کَبِیْرٌ (بڑا)۔ صَغِیْرٌ (چھوٹا)۔ بَخِیْلٌ (کنجوس)۔ حَرِیْصٌ (لالچی)	فَعِیْلٌ

۵ : ۵۷ ان اوزان کو دیکھ کر خیال آتا ہے کہ کیا ایسا کوئی قاعدہ ہے کہ کسی خاص باب سے آنے والے الفاظ کی صفت کسی خاص وزن پر آتی ہو؟ تو نوٹ کر لیں کہ ایسا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اب آپ یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ پھر ان اوزان کو یاد کرنے کا فائدہ کیا ہے؟ دراصل ان اوزان کو ذہن نشین کرنے کی ایک افادیت تو یہ ہے کہ ایسا کوئی لفظ آپ کے سامنے آئے گا تو اس کے وزن سے آپ پہچان جائیں گے کہ یہ صفت کا وزن ہے۔ اس طرح اس لفظ کے معنی اور مفہوم کو سمجھنے میں آپ کو

آسانی ہوگی۔ اس کی دوسری افادیت اسی سبق میں آگے چل کر ان شاء اللہ آپ پر واضح ہوگی۔

۶ : ۵۷ اب ایک بات یہ بھی نوٹ کرلیں کہ ضرورت پڑنے پر اسم الفاعل اور اسم المفعول بھی صفت کا کام دیتے ہیں، جیسے رَجُلٌ ظَالِمٌ میں ظَالِمٌ اسم الفاعل ہے اور رَجُلٌ کی صفت ہے۔ اسی طرح سے رَجُلٌ مَظْلُوْمٌ۔ یہی وجہ ہے کہ گرامر کی کتابوں میں اور بعض عربی ڈکشنریوں کے مقدمہ میں اسماء الصفۃ کی پانچ اقسام بیان کی جاتی ہیں۔ یعنی (۱) اسم الفاعل (۲) اسم المفعول (۳) الصفۃ المشبّھۃ (۴) اسم التفضیل اور (۵) اسم المبالغہ۔ گویا اسم الظرف اور اسم الآلہ کے علاوہ باقی سب ہی اسماءِ مشتقہ اسم صفت کا کام دے سکتے ہیں۔

۷ : ۵۷ اس سبق کا اصل مقصد آپ کو "الصفۃ المشبّھۃ" کے بارے میں کچھ بتانا ہے۔ اس ضمن میں پہلی بات یہ نوٹ کرلیں کہ عربی گرامر میں جب مطلق لفظ "الصفۃ" (صفت) بولا جاتا ہے تو اس سے عموماً "الصفۃ المشبّھۃ" ہی مراد ہوتی ہے، جسے اردو فارسی املاء میں صفتِ مشبّہ لکھتے ہیں۔ نیز یہ بھی نوٹ کرلیں کہ اوپر اسماء الصفۃ کے بیان کردہ تمام اوزان دراصل صفتِ مشبّہ کے ہی اوزان ہیں بلکہ اس کے لئے کچھ اور بھی اوزان ہیں جو ان شاء اللہ آگے چل کر بیان ہونگے۔

۸ : ۵۷ "الصفۃ المشبّھۃ" کے لفظی معنی ہیں "ایسی صفت یعنی اسم صفت جس کو مشابہت دی گئی ہو"۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اسے "الصفۃ المشبّھۃ" اس لئے کہتے ہیں کہ یہ دو باتوں میں اسم الفاعل سے مشابہت رکھتی ہے۔ اولاً یہ کہ دونوں میں صفت کا معنی اور مفہوم موجود ہوتا ہے۔ ثانیاً یہ کہ اسم الفاعل اور صفتِ مشبّہ دونوں فعل کی طرح عمل کرتے ہیں۔ یعنی جس طرح فعل اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے اسی طرح یہ دونوں بھی عمل کرتے ہیں۔ اس کے متعلق مزید بات ان شاء اللہ آگے چل کر ہوگی۔ سردست پہلی مشابہت کے متعلق ایک بات سمجھ لیں۔

۹ : ۵۷ اسم الفاعل اور "صفتِ مشبّہ" میں بلحاظِ معنیٰ یہ بات تو مشترک ہے کہ دونوں میں صفت کا مفہوم موجود ہوتا ہے، مگر اس کے ساتھ ہی بلحاظِ معنیٰ ہی ان دونوں میں ایک فرق بھی ہے جسے سمجھ لینا چاہئے۔ اس لئے کہ یہ فرق قرآن مجید کے بعض مقامات کو سمجھنے میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اور وہ فرق یہ ہے کہ اسم الفاعل میں کسی صفت کے وقتی یا عارضی طور پر پائے جانے کا مفہوم ہوتا ہے جسے عربی میں "حدوث" کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسم الفاعل کے موصوف کے اندر وہ صفت پہلے نہیں تھی اور ایک خاص وقت میں وجود میں آئی یا اس میں سے چلے جانے کے بعد دوبارہ آئی۔ اس کے برعکس "الصفة المشبهة" میں پائیداری اور دوام کا مفہوم ہوتا ہے یعنی اس کے موصوف میں وہ صفت عارضی نہیں بلکہ مستقل اور دائمی ہوتی ہے۔ مثلاً لفظ "رَاحِمٌ" اسم الفاعل ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ رحم کی صفت موصوف کو کسی خاص وقت پر حاصل ہوئی، یعنی جب رحم کی صفت عملاً اس سے صادر ہو، جبکہ لفظ "رَحِيْمٌ" الصفة المشبهة ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ صفتِ رحم موصوف میں ہمیشہ اور ہر وقت پائی جاتی ہے۔ اس لئے رحیم کا ترجمہ ہوگا "ہمیشہ اور ہر وقت رحم کرنے والا"۔ تاہم عام اردو تراجم میں "ہمیشہ اور ہر وقت" کے الفاظ اس کے ساتھ نہیں لکھے جاتے، جس طرح "الرَّجُلُ" کا ترجمہ صرف "مرد" کافی ہے، اس کے ساتھ "خاص" لکھنا ضروری نہیں ہے مگر سمجھا یہی جاتا ہے۔ یہی فرق سامع اور سمیع، عالم اور علیم، حافظ اور حفیظ وغیرہ میں ہے۔

۱۰ : ۵۷ اس ضمن میں یہ بھی نوٹ کرلیں کہ دوسرے اسماءِ مُشتقّہ یعنی اسم الفاعل، اسم المفعول، اسم التفضیل وغیرہ ہمیشہ صرف "صفت" کے طور پر ہی استعمال نہیں ہوتے بلکہ کسی اور مقصد کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً اسی سبق کے پیراگراف نمبر ۷ : ۵۷ میں آپ نے دیکھا کہ "رَجُلٌ ظَالِمٌ" مرکب توصیفی میں "ظَالِمٌ" صفت ہے، لیکن اگر ہم کہیں "اَلرَّجُلُ ظَالِمٌ" تو اب "ظَالِمٌ" بطور خبر

استعمال ہوا ہے' جبکہ ضَرَبْتُ ظَالِمًا میں وہی اسم الفاعل بطور مفعول استعمال ہوا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے اسماء مشتقہ جب بطور صفت استعمال بھی ہوں تو ان میں ہمیشہ صفت کے دوام کا مفہوم ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس لئے ان کے الگ گروپ بنانا اور الگ الگ نام رکھنا ضروری خیال کیا گیا۔

اسماء الصِّفة (۲)

۵۸ : ۱ اب ہم لفظی بناوٹ اور ساخت کے لحاظ سے "الصفة المشبهة" کے بارے میں کچھ باتیں آپ کو بتانا چاہتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل اپنے ذہن میں یہ حقیقت پھر واضح کرلیں کہ صفتِ مشبّہ کے اوزان کے استعمال کا کوئی مقرر قاعدہ نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اوزان فعل ثلاثی مجرد کے ہر ایک باب کے لئے یکساں نہیں ہوتے، بلکہ کسی ایک باب سے صفتِ مشبّہ کسی وزن پر اور کسی دوسرے باب سے کسی اور وزن پر بنتی ہے۔ بعض دفعہ کسی ایک ہی فعل سے ایک سے زیادہ اوزان پر صفتِ مشبّہ استعمال ہوتی ہے، مثلاً خَصِمَ (س) سے خَصْمٌ اور خَصِيْمٌ دونوں آتی ہیں، جبکہ بعض دفعہ مختلف ابواب کے کچھ افعال سے ایک ہی وزن پر صفتِ مشبّہ استعمال ہوتی ہے، مثلاً بَخِلَ (س) سے بَخِيْلٌ، بَعُدَ (ک) سے بَعِيْدٌ، حَرَصَ (ض) سے حَرِيْصٌ وغیرہ۔

۵۸ : ۲ الغرض "الصفة المشبهة" کو سمجھنے کا دارومدار مقررہ قواعد سے زیادہ اہل زبان سے سماع یا ڈکشنری کے استعمال پر منحصر ہے۔ تاہم مندرجہ ذیل امور اگر آپ ذہن نشین کرلیں تو "الصفة المشبهة" کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

۱۔ صفتِ مشبّہ عام طور پر ثلاثی مجرد کے اَفعالِ لازم سے استعمال ہوتی ہے، جبکہ افعالِ متعدی اور مزید فیہ کے افعال سے اس کا استعمال بہت ہی کم ہے۔

۲۔ صفتِ مشبّہ زیادہ تر باب کَرُمَ اور سَمِعَ کے افعال سے بنتی ہے کیونکہ باب کَرُمَ سے آنے والے تمام افعال اور باب سَمِعَ سے اکثر افعال لازم ہوتے ہیں۔ تاہم ان دونوں ابواب سے بھی "الصفة المشبهة" بنانے کا کوئی ایک مقررہ وزن نہیں ہے۔

۳۔ استثنائی صورتوں میں کَرُمَ کے علاوہ دوسرے ابواب کے کچھ افعال سے بھی فَعِيْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبّہ آتی ہے، مثلاً رَفَعَ (ف) سے رَفِيْعٌ اور

قَتَلَ (ن) سے قَتِیلٌ۔ اس کے علاوہ خَصِیمٌ، بَخِیلٌ، حَرِیصٌ کی مثالیں اوپر بھی گزر چکی ہیں۔

۵ ۔ فَعِیلٌ کے وزن پر آنے والی صفتِ مشبہ عموماً اسم الفاعل کے معنوں میں استعمال ہوتی ہے، مثلاً سَرِیعٌ (جلدی کرنے والا)، حَرِیصٌ (لالچ کرنے والا)۔ تاہم کبھی یہ اسم المفعول کے معنی میں بھی استعمال ہوتی ہے، مثلاً قَتِیلٌ بمعنی مقتول اور جَرِیحٌ بمعنی مجروح۔

۳ : ۵۸ صفتِ مشبہ بعض دفعہ اسم الفاعل کے وزن پر بھی آتی ہے، مگر صرف اس فعل سے جس کے معنی میں دوام اور ہمیشگی کا مفہوم موجود ہو۔ بلکہ ایسی صورت میں بعض دفعہ باب کرم سے بھی "الصفۃ المشبھۃ" فَاعِلٌ کے وزن پر آجاتی ہے۔ مثلاً صَحِبَ (ساتھی ہونا) سے صَاحِبٌ، طَهُرَ (پاک ہونا) سے طَاهِرٌ وغیرہ۔

۴ : ۵۸ کچھ صفات اس لحاظ سے تو عارضی ہوتی ہیں کہ وہ انسان پر طاری ہونے کے بعد جلدی زائل ہو جاتی ہیں، لیکن ایک دوسرے پہلو سے ان میں ہمیشگی کا مفہوم بھی ہوتا ہے، اس لئے کہ یہ صفات بار بار طاری ہوتی رہتی ہیں۔ مثلاً بھوک، پیاس، ناراضگی، خوشی وغیرہ۔ ایسے افعال زیادہ تر باب سَمِعَ سے آتے ہیں۔ اس قسم کے معنی رکھنے والے افعال کی صفتِ مشبہ کے لئے عموماً دو میں سے کوئی ایک وزن استعمال ہوتا ہے۔ ایک فَعِلٌ ہے، جیسے فَرِحٌ (بہت خوش)، خَصِمٌ (جھگڑالو) وغیرہ۔ دوسرا فَعْلَانُ جو غیر منصرف ہے۔ فَعْلَانُ کی مؤنث فَعْلٰی اور مذکر و مؤنث دونوں کی جمع فِعَالٌ یا فُعَالٰی کے وزن پر آتی ہے۔ مثلاً :

عَطِشَ سے صفتِ مشبہ عَطْشَانُ اس کی مؤنث عَطْشٰی اور دونوں کی جمع عِطَاشٌ

غَضِبَ	غَضْبَانُ	غَضْبٰی	غِضَابٌ
سَکِرَ	سَکْرَانُ	سَکْرٰی	سُکَارٰی
کَسِلَ	کَسْلَانُ	کَسْلٰی	کُسَالٰی

یہ بات بھی نوٹ کرلیں کہ فَعْلَانُ کا وزن کبھی مُعرَب یعنی فَعْلَانٌ بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے تَعْبَانٌ، (تھکا ماندہ) کَسْلَانٌ (سست) وغیرہ۔ ایسی صورت میں اس کی مؤنث "ۃ" لگا کر بناتے ہیں، جیسے زَعْلَانَۃٌ، تَعْبَانَۃٌ اور کَسْلَانَۃٌ۔ نیز ایسی صورت میں مذکر اور مؤنث دونوں کی جمع سالم استعمال ہوتی ہے۔

۵ : ۵۸ اب یہ بات یاد رکھیں کہ صفتِ مشبّہ کے اکثر اوزان میں مؤنث "ۃ" لگانے سے ہی بنتی ہے، تاہم بعض دفعہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے وزن مشترک ہوتا ہے، خصوصاً جب فَعِیلٌ بمعنی مفعول استعمال ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ مذکر و مؤنث کے لئے الگ الگ وزن بھی ہوتے ہیں، جیسا اوپر کی مثال میں آپ نے دیکھا۔ اسی طرح زیادہ تر الصفۃ المشبہۃ کی جمع سالم ہی استعمال ہوتی ہے، تاہم کبھی جمع مکسر بھی آتی ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

سَکِرَ (س) سَکَرًا - مدہوش ہونا، مست ہونا

جَعَلَ (ف) جَعْلًا - بنانا، پیدا کرنا، مقرر کرنا

ضَعُفَ (ن) ضُعْفًا - کمزور ہونا۔ (ف) ضِعْفًا - زیادہ کرنا، دوگنا کرنا۔ (استفعال)۔ کمزور خیال کرنا۔

نَذَرَ (ض - ن) نُذُوْرًا - نذر ماننا۔ (س) نَذَرًا - چوکنا ہونا (افعال)۔ چوکنا کرنا، خبردار کرنا۔

کَسِلَ (س) کَسَلًا - سست ہونا۔

اَسِفَ (س) اَسَفًا - غمگین ہونا، افسوس کرنا۔

ظَمِئَ (س) ظَمَأً - سخت پیاسا ہونا۔

خَصَمَ (ض) خَصْمًا - جھگڑا کرنا۔

مَرَجَ (ن) مَرْجًا - چھوڑ دینا۔

عذب (ض) عَذْبًا۔ سخت پیاس کی وجہ سے کھانا نہ کھا سکنا۔ (س) عَذَبًا۔ پانی کا کائی دار ہونا۔ (ک) عُذُوْبَۃً پانی کا میٹھا اور خوشگوار ہونا۔

فرت (ک) فُرُوْتَۃً۔ پانی کا میٹھا ہونا' پیاس بجھانے والا ہونا۔

مشق نمبر ۵۵

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں نشان زدہ الفاظ کے متعلق بتائیں کہ :

(i) اسماء مشتقہ میں سے کون سے اسم ہیں؟

(ii) ان کا مادہ' باب اور صیغہ (عدد و جنس) کیا ہے؟

(iii) ان کے واحد مذکر صیغہ کا وزن کیا ہے؟

(iv) ان کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ کیا ہے؟

(v) پھر مکمل عبارت کا ترجمہ کریں

(۱) لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (۲) اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (۳) وَاذْکُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ (۴) وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا (۵) وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ (۶) وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ (۷) اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ وَاِذَا قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی (۸) فَرَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی قَوْمِہٖ غَضْبَانَ اَسِفًا (۹) وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّکُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ (۱۰) بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ (۱۱) یَحْسَبُہُ الظَّمْاٰنُ مَاۗءً (۱۲) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَۃٍ فَاِذَا ھُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ (۱۳) وَھُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ ھٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّھٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ

اسماءُ الصِّفة (۳)

۱ : ۵۹ اب ہم آپ کو "الصفة المشبهة" کی ایک خاص اور اہم قسم سے متعارف کراتے ہیں۔ جو اَفعال رنگ، ظاہری عیب یا حلیہ کے معنی رکھتے ہیں ان سے بننے والے اسماء الصفة بھی صفتِ مشبّہ ہوتے ہیں، اس لئے کہ ان میں دوام اور ہمیشگی کے معنی موجود ہوتے ہیں۔ اس قسم کے صفت مشبہ بنانے کے لئے "اَفْعَلُ" کا وزن مقرر ہے۔ مثلاً بَكِمَ (س) بَكَمًا - (گونگا ہونا) کی صفت اَبْكَمُ (گونگا)۔ خَضِرَ (س) خَضَرًا - (سبز ہونا) کی صفت اَخْضَرُ (سبز)

۲ : ۵۹ یہ بھی نوٹ کرلیں کہ اس قسم کے افعال اور بالخصوص عیب یا حلیہ ظاہر کرنے والے افعال زیادہ تر باب سَمِعَ سے آتے ہیں، جبکہ رنگوں کے معنی ظاہر کرنے والے افعال اکثر ثلاثی مجرد سے نہیں آتے بلکہ ان کے لئے مزید فیہ کے دو علیحدہ ابواب ہیں جو ہم ان شاء اللہ آگے چل کر پڑھیں گے۔ مثلاً اَحْمَرُ (سرخ)، اَبْيَضُ (سفید)، اَسْوَدُ (کالا)۔ بہرحال ایسے افعال خواہ کسی باب سے آئیں ان کی صفت اَفْعَلُ کے وزن پر بنتی ہے اور اس (اَفْعَلُ) کی نحوی گردان مندرجہ ذیل ہے۔

	رفع	نصب	جر
مذکر واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
مذکر تثنیہ	اَفْعَلَانِ	اَفْعَلَيْنِ	اَفْعَلَيْنِ
مذکر جمع	فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٍ
مؤنث واحد	فَعْلَاءُ	فَعْلَاءَ	فَعْلَاءَ
مؤنث تثنیہ	فَعْلَاوَانِ	فَعْلَاوَيْنِ	فَعْلَاوَيْنِ
مؤنث جمع	فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٍ

۳ : ۵۹ امید ہے کہ مذکورہ گردان میں آپ نے مندرجہ ذیل باتیں نوٹ کرلی ہوں گی:

(i) واحد مذکر کا وزن اَفْعَلُ اور واحد مؤنث کا وزن فَعْلَاءُ دونوں غیر منصرف ہیں۔

(ii) جمع مذکر اور جمع مؤنث دونوں کا ایک ہی وزن ہے یعنی فُعْلٌ اور یہ وزن مُعرَب ہے۔

(iii) واحد مؤنث فَعْلَاءُ سے تثنیہ بناتے وقت ہمزہ کو واو سے تبدیل کر دیتے ہیں۔

۴ : ۵۹ آپ کو یاد ہو گا کہ حصہ اول کے پیراگراف ۳ : ۳ اور ۴ : ۳ میں مؤنث قیاسی کے ضمن میں ایک علامت الف ممدودہ (ـَاء) بتائی گئی تھی۔ وہ دراصل یہی فَعْلَاءُ کا وزن ہے۔ اُس وقت چونکہ آپ نے اوزان نہیں پڑھے تھے اس لئے الف ممدودہ یا فَعْلَاءُ کے وزن والے الفاظ کی نحوی گردان نہیں کرائی گئی تھی۔ لیکن اب آپ اس کی گردان کر سکتے ہیں۔

ذخیرۂ الفاظ

سمع - (افعال) سنوانا۔ نزع (ف) کھینچ نکالنا۔

حشر (ن - ض) حَشْرًا - جمع کرنا۔

زرِق (س) زَرَقًا - آنکھوں کا نیلا ہونا۔ اندھا ہونا۔

صفِر (س) صَفَرًا - زرد رنگ کا ہونا۔

حرِج (س) حَرَجًا - تنگ ہونا۔ حَرَجٌ - تنگی۔ گرفت۔

اَصَمُّ (ج صُمٌّ) - بہرا۔ اَحْمَرُ - سرخ۔ اَسْوَدُ - کالا۔

جَمَلٌ (ج جِمَالٌ - جِمَالَةٌ) - اونٹ

اَعْمٰی (ج عُمْیٌ) - اندھا۔ اَلْوَرْدُ - گلاب کا پھول

اَعْیَنُ (ج عِینٌ) - موٹی آنکھ والا۔ اَبْیَضُ - سفید

فَاِذَا - تو اچانک۔

مشق نمبر ۵۶ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے ان کی "الصفۃ المشبھۃ" (الوان و عیوب) بنا کر ہر ایک کی نحوی گردان کریں۔

(۱) بَكِمَ - گونگا ہونا۔ (۲) خَضِرَ - سبز ہونا۔ (۳) حَوِرَ - آنکھ کی سفیدی اور سیاہی کا نمایاں ہونا۔

مشق نمبر ۵۶ (ب)

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں :

(i) صفتِ مشبّہ الوان و عیوب تلاش کرکے ان کا صیغہ (عدد و جنس) بتائیں۔

(ii) اعرابی حالت اور اسکی وجہ بتائیں۔

(iii) مکمل عبارت کا ترجمہ کریں۔

(۱) وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى
شَيْءٍ (۲) وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا (۳) اَلَّذِيْ جَعَلَ
لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا (۴) وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ
وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ (۵) كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ (۶) لَيْسَ عَلَى
الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ
(۷) وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ (۸) اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ (۹) وَنَزَعَ
يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ۔

اردو سے عربی ترجمہ کیجیے

آسمان نیلا ہے۔ یہ پہاڑ سیاہ ہیں۔ یہ درخت سبز ہیں۔ سرخ گائے ذبح کر دی گئی۔ یہ اندھا آدمی سست ہے۔ یہ گلاب سرخ ہے اور وہ سفید۔

اسماء الصِّفة (۴)

(اسم المبالغہ)

۱ : ۶۰ اسماء مشتقہ کے پہلے سبق یعنی اس کتاب کے سبق نمبر ۵۳ میں ہم نے ان کی چھ اقسام: اسم الفاعل' اسم المفعول' اسم الظرف' اسم الصفۃ' اسم التفضیل اور اسم الآلہ کا ذکر کیا تھا' جن میں سے اب تک ہم چار کے متعلق کچھ پڑھ چکے ہیں۔ وہاں ہم نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ بعض حضرات اسم المبالغہ کو بھی مشتقات میں شمار کرتے ہیں۔ تاہم اسم المبالغہ چونکہ ایک طرح سے اسم الصفۃ بھی ہے اس لئے ہم نے اسے مشتقات کی الگ مستقل قسم شمار نہیں کیا تھا۔ لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اسم المبالغہ پر بھی کچھ بات کر لی جائے۔

۲ : ۶۰ خیال رہے کہ تمام اسماء مشتقہ میں فعل کے مصدری معنی کا مفہوم برقرار رہتا ہے' البتہ اس میں کوئی نئی صورت اور مفہوم کا اضافہ ہو جاتا ہے' جیسے سَمِعَ - یَسْمَعُ (سننا) سے سَامِعٌ (سننے والا)' مَسْمُوْعٌ (سنا ہوا)' مَسْمَعٌ (سننے کی جگہ یا وقت)' سَمِیْعٌ (ہر وقت اور ہمیشہ سننے والا) وغیرہ۔ ان تمام الفاظ میں مصدر کا مفہوم "سننا" موجود ہے۔

۳ : ۶۰ اب یہ بات سمجھ لیجئے کہ اسم المبالغہ بلحاظِ استعمال ایک لحاظ سے اسم الفاعل ہی کی ایک خاص شکل ہے۔ اس لئے کہ اس میں بھی "کام کرنے والا" کا ہی مفہوم ہوتا ہے۔ البتہ فرق یہ ہے کہ یہ مفہوم مبالغہ یعنی کام کے کثرت سے ہونے اور زیادتی کے معنی کے ساتھ ہوتا ہے۔ مثلاً ضَرَبَ (مارنا) سے اسم الفاعل "ضَارِبٌ" کے معنی ہوں گے "مارنے والا" جبکہ اس سے اسم المبالغہ "ضَرَّابٌ" کے معنی ہوں گے کثرت سے اور بہت زیادہ مارنے والا۔

۴ : ۶۰ "الصفۃ المشبہۃ" کی طرح اسم المبالغہ کے اوزان بھی متعدد ہیں۔

اور قیاس (مقررہ قواعد) سے زیادہ اس میں بھی سماع (اہل زبان سے سننا) پر انحصار کیا جاتا ہے۔ تاہم اس کے مشہور اوزان حسب ذیل ہیں :

(i) فَعَّالٌ : جیسے قَهَّارٌ (بہت غلبہ والا)۔ عَلَّامٌ (بہت بڑا عالم) حَلَّافٌ (بہت قسمیں کھانے والا) کسی کاریگری یا کاروبار کے پیشہ ورانہ ناموں کے لئے بھی زیادہ تر یہی وزن استعمال ہوتا ہے مثلاً خَبَّازٌ (بکثرت روٹی بنانے والا یعنی نانبائی) اسی طرح خَیَّاطٌ (درزی) بَزَّازٌ (کلاتھ مرچنٹ)

(ii) فَعُوْلٌ : جیسے غَفُوْرٌ (بہت بخشنے والا)۔ صَبُوْرٌ (بہت صبر کرنے والا)

(iii) فَعِیْلٌ : جیسے رَحِیْمٌ (بہت رحم والا)۔ اَمِیْنٌ (بہت امانتدار)

(iv) فَعِلٌ : جیسے فَطِنٌ (بہت عقلمند)۔ حَذِرٌ (بہت چوکنا)۔

(v) مِفْعَالٌ : جیسے مِدْرَارٌ (بہت زیادہ بہہ نکلنے والا) مِعْمَارٌ (بہت تعمیر کرنے والا)۔

(vi) فَعْلَانٌ : جیسے رَحْمٰنٌ (بہت زیادہ مہربان)۔ حَیْرَانٌ (بہت زیادہ حیرت زدہ)۔

(vii) فَاعِلَۃٌ : جیسے قَارِعَۃٌ (بہت زیادہ کھٹکھٹانے والا) غَاشِیَۃٌ (بہت زیادہ چھا جانے والا)۔

٥ : ٦٠ اب یہ بات نوٹ کرلیں کہ مذکورہ اوزان میں بعض وزن اسم المبالغہ اور صفتِ مشبّہ میں مشترک ہیں۔ مثلاً فَعِیْلٌ فَعِلٌ اور فَعْلَانٌ۔ ایسے الفاظ میں معنیٰ کا تعین عبارت کے سیاق و سباق سے ہی ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ دونوں طرح سے معنی درست سمجھے جاسکتے ہیں۔ مثلاً "رَحِیْمٌ" کا مطلب ہوگا کہ ہمیشہ اور ہروقت رحم کرنے والا (الصفۃ المشبھۃ) اور بہت زیادہ رحم کرنے والا (اسم المبالغہ)۔ اسی طرح مِفْعَالٌ کا وزن اسم المبالغہ اور اسم الآلہ (جو آپ آگے پڑھیں گے) میں مشترک ہے اور معنی کا تعین عبارت کے سیاق و سباق سے ہوتا ہے۔

٦ : ٦٠ "فَاعِلَۃٌ" کا وزن اسم المبالغہ کا بھی ہے اور اسم الفاعل کے مؤنث کا بھی۔

لیکن اسم المبالغہ کے آخر میں "ۃ" علامت تانیث نہیں بلکہ علامت مبالغہ ہوتی ہے، جیسے قَارِعَۃٌ، غَاشِیَۃٌ وغیرہ۔ کسی عبارت میں اس فرق کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ استثنائی صورتوں میں بعض دفعہ فَاعِلٌ کے علاوہ کسی دوسرے وزن کے لفظ کے آخر پر بھی "ۃ" بطور مبالغہ لگتی ہے۔ جیسے عَلَّامٌ کے بجائے عَلَّامَۃٌ جو مذکر ہی ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ ایسے مذکر الفاظ کے آخر میں بھی "ۃ" آتی ہے جو اسم المبالغہ بھی نہیں ہوتے، جیسے خَلِیفَۃٌ۔

۷ : ۶۰ اسم المبالغہ اور الصفۃ المشبھۃ میں یہ بات تو مشترک ہے کہ دونوں عموماً فعل ثلاثی مجرد سے ہی آتے ہیں، لیکن صفتِ مشبّہ کے برعکس اسم المبالغہ زیادہ تر فعل متعدی سے بنتا ہے۔ البتہ فَعَّالٌ کے وزن پر آنے والا اسم المبالغہ فعل متعدی اور لازم دونوں سے آتا ہے، جیسے صَبَّارٌ (بہت صبر کرنے والا) مَنَّاعٌ (بہت زیادہ منع کرنے والا)۔

۸ : ۶۰ اسم المبالغہ کے صیغے عموماً مذکر اور مؤنث کے لئے یکساں ہوتے ہیں۔ البتہ اگر فَعِیل بمعنی فاعل ہو تو مذکر و مؤنث میں "ۃ" سے فرق کرتے ہیں، جیسے رَجُلٌ نَصِیرٌ (ایک مدد کرنے والا مرد) اور اِمْرَأَۃٌ نَصِیرَۃٌ (ایک مدد کرنے والی عورت)۔ لیکن اگر فَعِیل بمعنی مفعول ہو تو مذکر مؤنث کا صیغہ یکساں رہتا ہے، جیسے رَجُلٌ جَرِیحٌ (ایک زخمی کیا ہوا مرد) اور اِمْرَأَۃٌ جَرِیحٌ (ایک زخمی کی ہوئی عورت)۔ اس کے برعکس اگر فَعُولٌ بمعنی مفعول ہو تب اس کے مذکر اور مؤنث میں "ۃ" سے فرق کرتے ہیں مثلاً جَمَلٌ حَمُولٌ (ایک بہت زیادہ لادا گیا اونٹ) اور نَاقَۃٌ حَمُولَۃٌ (ایک بہت زیادہ لادی گئی اونٹنی)۔ لیکن اگر فَعُولٌ بمعنی فاعل ہو تو مذکر و مؤنث کا صیغہ یکساں رہتا ہے، جیسے رَجُلٌ صَبُورٌ (ایک بہت صبر کرنے والا مرد)، اِمْرَأَۃٌ صَبُورٌ (ایک بہت صبر کرنے والی عورت)۔

ذخیرۂ الفاظ

أَشِرَ (س) أَشَرًا - اکڑنا ، اترانا

جَبَرَ (ن) جَبْرًا - ٹوٹی ہوئی ہڈی کا درست ہونا اور درست کرنا ، قوت اور دباؤ سے کسی چیز کی اصلاح کرنا ، بالادست اور غالب ہونا

شَكَرَ (ن) شُكْرًا - نعمت کے احساس کا اظہار کرنا۔ شکریہ ادا کرنا

غَدًا - آنے والا کل۔

ظَلَمَ (ن) ظُلْمًا - کسی چیز کو اس کے صحیح مقام سے ہٹا دینا۔ ظلم کرنا

(س) ظَلْمًا - روشنی کا معدوم ہونا ، تاریک ہونا۔

جَحَدَ (ف) جَحْدًا - جان بوجھ کر انکار کرنا۔

خَتَرَ (ض) خَتْرًا - غداری کرنا۔ بری طرح بے وفائی کرنا۔

كَفَرَ (ن) كَفْرًا - کسی چیز کو چھپانا ، انکار کرنا

غَفَرَ (ض) غَفْرًا - کسی چیز کو میل کچیل سے بچانے کے لئے ڈھانپ دینا۔ عذاب سے بچانے کے لئے گناہ کو چھپا دینا ، ڈھانپ دینا۔ بخش دینا

حَمَلَ (ض) حَمْلًا - بوجھ اٹھانا۔

جَهِلَ (س) جَهَالَةً - ذہن کا علم سے خالی ہونا

أَشِرٌ - مغرور۔ خودسر۔

قَدَّمَ - آگے بھیجا۔

أَذْهَبَ - لے گیا۔ دور کر دیا۔

بَطَشَ (ض) - گرفت میں لینا۔ پکڑ لینا

مشق نمبر ۵۷

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں :

(i) اسم المبالغہ تلاش کر کے ان کا مادہ ، وزن اور صیغہ (عدد و جنس) بتائیں۔

(ii) ان کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں۔

(iii) مکمل عبارت کا ترجمہ کریں۔

(۱) بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ (۲) كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ
مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ (۳) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ (۴)
سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ (۵) وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ
بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ (۶) وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ
(۷) ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ
(۸) وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَا اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ (۹) اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ (۱۰) اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (۱۱) وَقَالَ
الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ (۱۲) وَقَالُوْا يٰمُوْسٰى اِنَّ فِيْهَا
قَوْمًا جَبَّارِيْنَ (۱۳) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا
الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ (۱۴) وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ
كَفُوْرًا (۱۵) وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ (۱۶) رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ۔

اسم التّفضیل (۱)

۱ : ۷۱ آپ کو یاد ہو گا کہ انگریزی میں کسی موصوف کی صفت میں دوسروں پر برتری یا زیادتی ظاہر کرنے کے لئے Comparative اور Superlative Degree کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً Good سے Better اور Best۔ اسی طرح عربی میں بھی کسی موصوف کی صفت کو دوسروں کے مقابلہ میں برتر یا زیادہ ظاہر کرنے کے لئے جو اسم استعمال ہوتا ہے اسے اسم التفضیل کہتے ہیں، جس کے لفظی معنی ہیں "فضیلت دینے کا اسم"۔ کسی صفت میں خواہ اچھائی دینے والا مفہوم ہو یا برائی کا، دونوں کی زیادتی کے اظہار کے لئے استعمال ہونے والے اسم کو اسم التفضیل ہی کہا جائے گا۔ اس بات کو فی الحال انگریزی کی مثال سے یوں سمجھ لیں کہ Good اسم الصفۃ ہے جبکہ Better اور Best دونوں اسم التفضیل ہیں۔ اسی طرح Bad اسم الصفۃ ہے جبکہ Worse اور Worst دونوں اسم التفضیل ہیں۔

۲ : ۷۱ خیال رہے کہ اسم المبالغہ میں بھی صفت کی زیادتی کا مفہوم ہوتا ہے لیکن اس میں کسی سے تقابل کے بغیر موصوف میں فی نفسہٖ اس صفت کی مقدار کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، جبکہ اسم التفضیل میں یہ مفہوم پایا جاتا ہے کہ موصوف میں مذکورہ صفت کسی کے مقابلہ میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ اس بات کو فی الحال اردو کی مثال سے سمجھ لیں۔ اگر ہم کہیں "یہ لڑکا بہت اچھا ہے" تو اس جملہ میں "بہت اچھا" اسم المبالغہ ہے۔ لیکن اگر ہم کہیں "یہ لڑکا اس لڑکے سے زیادہ اچھا ہے" یا "یہ لڑکا سب سے اچھا ہے" تو اب "زیادہ اچھا" اور "سب سے اچھا" دونوں اسم التفضیل ہیں، اس لئے کہ ان دونوں میں تقابل کا مفہوم شامل ہے۔

۳ : ۷۱ اسم التفضیل جب Comparative Degree جیسے "زیادہ اچھا" کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے تو اسے "تفضیلِ بعض" کہتے ہیں اور جب

Superlative Degree جیسے "سب سے اچھا" کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے تو "تفضیلِ کُل" کہلاتا ہے۔ لیکن دونوں صورتوں میں اس کا وزن ایک ہی رہتا ہے۔ البتہ جملہ میں اس کے استعمال میں فرق ہوتا ہے۔ اس کے استعمال کے طریقہ پر ان شاء اللہ اگلے سبق میں بات کریں گے۔ اس وقت اس کا وزن سمجھ لیں۔ واحد مذکر کے لئے اسم التفضیل کا وزن "اَفْعَلُ" ہے اور واحد مؤنث کے لئے فُعْلٰی ہے۔ ان کی نحوی گردان مندرجہ ذیل ہے :

	رفع	نصب	جر
مذکر واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
مذکر تثنیہ	اَفْعَلَانِ	اَفْعَلَیْنِ	اَفْعَلَیْنِ
مذکر جمع	اَفَاعِلُ	اَفَاعِلَ	اَفَاعِلَ
مذکر جمع	اَفْعَلُوْنَ	اَفْعَلِیْنَ	اَفْعَلِیْنَ
مؤنث واحد	فُعْلٰی	فُعْلٰی	فُعْلٰی
مؤنث تثنیہ	فُعْلَیَانِ	فُعْلَیَیْنِ	فُعْلَیَیْنِ
مؤنث جمع	فُعْلَیَاتٌ	فُعْلَیَاتٍ	فُعْلَیَاتٍ

۴ : ۶۱ اس سے پہلے پیراگراف ۵۹:۲ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ الوان وعیوب والی صفتِ مشبّہ کے واحد مذکر کا وزن بھی اَفْعَلُ ہی ہوتا ہے مگر دونوں کی نحوی گردان میں فرق ہے۔ ان دونوں کے مؤنث اور جمع مذکر کے صیغوں کے فرق کو نوٹ کر کے ذہن نشین کرلیں۔ اسی فرق کو واضح کرنے کے لئے اسم التفضیل کو "اَفْعَلُ التفضیل" اور الصفۃ المشبھۃ (رنگ، عیب یا حلیہ ظاہر کرنے والی) کو "اَفْعَلِ الوان و عیوب" بھی کہتے ہیں۔

۵ : ۶۱ اسم التفضیل ہمیشہ فعل ثلاثی مجرد سے ہی بنتا ہے، لیکن صرف ان افعال سے جن میں الوان وعیوب والا مفہوم نہ ہو۔ اس لئے کہ ان سے افعل التفضیل کے بجائے افعل الوان وعیوب (صفتِ مشبّہ) کے صیغے استعمال ہوں گے۔ اسی طرح سے کسی

مزید فیہ فعل سے بھی افعل التفضیل کے صیغے نہیں بن سکتے۔ اگر کبھی ضرورت کے تحت الوان و عیوب والے فعل ثلاثی مجرد یا مزید فیہ کے کسی فعل سے اسم التفضیل استعمال کرنا پڑے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ حسب موقع اَشَدُّ (زیادہ سخت) اَکْثَرُ (مقدار یا تعداد میں زیادہ)، اَعْظَمُ (عظمت میں زیادہ) وغیرہ کے ساتھ متعلقہ فعل کا مصدر لگا دیتے ہیں۔ مثلاً اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)، اَکْثَرُ اِخْتِیَارًا (اختیار میں زیادہ)، اَعْظَمُ تَوْقِیْرًا (عزت کی عظمت میں زیادہ)۔ ایسے الفاظ کے ساتھ متعلقہ فعل کا جو مصدر استعمال ہوتا ہے اسے "تَمْیِیْز" کہتے ہیں۔ تمیز عموماً واحد اور نکرہ استعمال ہوتی ہے اور ہمیشہ حالتِ نصب میں ہوتی ہے۔ نیز غیر مصدر اسم بھی ہو سکتی ہے۔

۶ : ۶۱ افعل التفضیل کے بعض صیغے مندرجہ بالا قواعد سے ہٹ کر استعمال ہوتے ہیں۔ اس کی ایک واضح مثال خَیْرٌ (زیادہ اچھا) اور شَرٌّ (زیادہ برا) کے الفاظ ہیں جو دراصل اَخْیَرُ اور اَشَرُّ (بروزنِ افعل) تھے، مگر یہ اپنی اصل شکل میں شاذ ہی (کبھی شعر و ادب میں) استعمال ہوتے ہیں، ورنہ ان کا زیادہ تر استعمال خَیْرٌ اور شَرٌّ ہی ہے۔ اسی طرح اُخْرٰی (دوسری) کی جمع مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق اُخَرٌ (بروزنِ فُعَلٌ) آنی چاہئے مگر یہ لفظ غیر منصرف یعنی اُخَرُ استعمال ہوتا ہے۔

۷ : ۶۱ اوپر آپ نے افعل التفضیل کی نحوی گردان پڑھی ہے، تاہم یہ خیال رکھیں کہ بعض دفعہ اہل زبان ان اوزان پر لفظ بنا کر استعمال نہیں کرتے۔ ایسا زیادہ تر بعض الفاظ کے مؤنث کے صیغوں میں ہوتا ہے۔ اس لئے صیغہ بنا سکنے کے باوجود کبھی ڈکشنری سے یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ اہل زبان یہ صیغہ استعمال بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ مثلاً اَفْضَلُ کا مؤنث فُضْلٰی، اَسْفَلُ کا سُفْلٰی، اَحْسَنُ کا حُسْنٰی، اَکْبَرُ کا کُبْرٰی اور اَصْغَرُ کا مؤنث صُغْرٰی وغیرہ تو استعمال ہوتا ہے، لیکن اَرْذَلُ کا رُذْلٰی، اَشْرَفُ (زیادہ شریف) کا شُرْفٰی، اَکْرَمُ کا کُرْمٰی، اور اَجْمَلُ (زیادہ جمیل) کا مؤنث جُمْلٰی وغیرہ نہیں بنائے جا سکتے۔ یعنی ان کے مذکر کے صیغہ تو استعمال ہوتے ہیں لیکن ان کے مؤنث کے صیغے عربی میں مستعمل نہیں ہیں۔

ذخیرۂ الفاظ

نَفَرَ (ض) نَفْرًا - نفرت کرنا۔ بھاگنا، کوچ کرنا۔ نَفِیر - کوچ کرنے والوں کی جماعت۔ لشکر

نَکَلَ (ن) نَکْلَۃً - عبرتناک سزا دینا۔ (تفعیل)۔ عبرتناک سزا دینا۔

ثَبَتَ (ن) ثَبَاتًا و ثُبُوتًا - ٹھہرنا۔ ثابت ہونا۔ (تفعیل) - ثابت کرنا یا رکھنا۔

بَؤُسَ (ک) بَأْسًا - مضبوط و بہادر ہونا۔ (س) بُؤُوسًا۔ سختی اور مصیبت میں ہونا۔

بَأْس - قوت - عذاب

قَسْوَۃ - سخت ہونا۔

حَرٌّ - گرمی حرارت

الاَعْرَابُ - دیہاتی / بدوی لوگ

اَشَدُّ - زیادہ سخت

مشق نمبر ۵۸ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے اسم التفضیل بنا کر ان کی نحوی گردان کریں۔

(i) حَسُنَ (ک - ن) حَسَنًا - خوبصورت ہونا۔

(ii) سَفُلَ (ن - س - ک) سَفْلًا - سُفُوْلًا - پست ہونا۔ حقیر ہونا۔

(iii) کَبُرَ (ک) - بڑا ہونا

مشق نمبر ۵۸ (ب)

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں کا ترجمہ کریں اور نشان زدہ الفاظ / مرکبات کی

اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں۔

(۱) وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا (۲) فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً
(۳) كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ اَكْثَرَ اَمْوَالًا
وَّ اَوْلَادًا (۴) اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا (۵) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا
وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ
اللّٰهِ (۶) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (۷) فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا (۸) نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا
وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ (۹) لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا (۱۰) وَاللّٰهُ
اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا (۱۱) نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا (۱۲) اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ
كُفْرًا وَّنِفَاقًا۔

اسم التّفضیل (۲)

۱ : ۶۲ گزشتہ سبق میں آپ نے اسم التفضیل کی مختلف صورتیں (مذکر، مؤنث، واحد، جمع وغیرہ) بنانے کا طریقہ پڑھ لیا ہے۔ اب اس سبق میں ہم آپ کو عبارت میں اس کے استعمال کے متعلق کچھ بتائیں گے۔

۲ : ۶۲ گزشتہ سبق کے پیراگراف ۳ : ۶۱ میں آپ کو بتایا گیا تھا کہ اسم التفضیل دو اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اولاً یہ کہ دو چیزوں یا اشخاص وغیرہ میں سے کسی ایک کی صفت (اچھی یا بری) کو دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ بتانے کے لئے۔ اسے تفضیلِ بعض کہتے ہیں۔ اور یہ وہی چیز ہے جسے انگریزی میں Comparative Degree کہتے ہیں۔ ثانیاً یہ کہ کسی چیز یا شخص کی صفت کو باقی تمام چیزوں یا اشخاص کے مقابلہ میں زیادہ بتانے کے لئے۔ اسے تفضیلِ کُل کہتے ہیں اور یہ وہی چیز ہے جسے انگریزی میں Superlative Degree کہتے ہیں۔

۳ : ۶۲ اسم التفضیل کو تفضیلِ بعض کے مفہوم میں استعمال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسم التفضیل کے بعد مِنْ لگا کر اس چیز یا شخص کا ذکر کرتے ہیں جس پر موصوف کی صفت کی زیادتی بتانا مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً زَیْدٌ اَجْمَلُ مِنْ عُمَرَ (زید عمر سے زیادہ خوبصورت ہے)۔ اس جملہ میں زَیْدٌ مبتدا ہے اور اَجْمَلُ اس کی خبر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مِنْ کے ساتھ استعمال ہونے کی صورت میں اسم التفضیل نکرہ آتا ہے۔

۴ : ۶۲ اب ایک اہم بات یہ نوٹ کرلیں کہ مِنْ کے ساتھ استعمال ہونے کی صورت میں اسم التفضیل کا صیغہ ہر حالت میں واحد اور مذکر ہی رہے گا چاہے اس کا موصوف (یعنی مبتدا) تثنیہ یا جمع یا مؤنث ہی کیوں نہ ہو۔ مثلاً اَلرَّجُلَانِ اَجْمَلُ مِنْ زَیْدٍ۔ یا۔ عَائِشَۃُ اَجْمَلُ مِنْ زَیْنَبَ۔ اَلنِّسَاءُ اجملُ مِنَ الرِّجَالِ وغیرہ۔

۵ : ۶۲ اسم التفضیل کو تفضیلِ کُل کے مفہوم میں استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ اسم التفضیل کو معرّف باللام کر دیتے ہیں۔ مثلاً اَلرَّجُلُ الافضلُ (سب سے زیادہ افضل مرد)۔ نوٹ کر لیں کہ ایسی صورت میں اسم التفضیل اپنے موصوف کے ساتھ مل کر مرکبِ توصیفی بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی صورت میں اسم التفضیل کی اپنے موصوف کے ساتھ جنس اور عدد میں مطابقت ضروری ہے۔ مثلاً اَلْعَالِمُ الافضلُ۔ اَلْعَالِمَانِ الْأَفْضَلَانِ۔ اَلْعَالِمُوْنَ الافضَلُوْنَ۔ العالِمَةُ الْفُضْلٰی۔ اَلْعَالِمَتَانِ الْفُضْلَیَانِ۔ اَلْعَالِمَاتُ الْفُضْلَیَاتُ۔

۶ : ۶۲ اسم التفضیل کو تفضیلِ کُل کے مفہوم میں استعمال کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اسم التفضیل کو مضاف بنا کر لاتے ہیں اور مضاف الیہ میں ان کا ذکر ہوتا ہے جن پر موصوف کی برتری ظاہر کرنی ہو۔ مثلاً زَیْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ (زید تمام لوگوں سے زیادہ عالم ہے)۔ نوٹ کر لیں کہ ایسی صورت میں یہ جملہ اسمیہ ہے۔ زَیْدٌ مبتدا ہے اور اَعْلَمُ النَّاسِ مرکب اضافی بن کر اس کی خبر بن رہا ہے۔

۷ : ۶۲ اسم التفضیل جب مضاف ہو تو جنس اور عدد کے لحاظ سے اپنے موصوف سے اس کی مطابقت اور عدم مطابقت دونوں جائز ہیں۔ مثلاً الانبیاءُ افضلُ النَّاسِ بھی درست ہے اور الانبیاءُ افاضِلُ النَّاسِ یا الانبیاءُ اَفْضَلُوْ النَّاسِ بھی درست ہے۔ اسی طرح سے مَرْیَمُ فُضْلَی النِّسَاءِ اور مَرْیَمُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ دونوں درست ہیں۔

۸ : ۶۲ خَیْرٌ اور شَرٌّ کے الفاظ بطور اسم التفضیل مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں، یعنی تفضیلِ بعض کے لئے بھی جیسے اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ (الاعراف : ۱۲)۔ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (القدر : ۳)۔ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ (المائدہ : ۶۰)۔ اور تفضیلِ کُل کے مفہوم میں بھی، جیسے بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ (آل عمران : ۱۵۰)۔ كُنْتُمْ

خَيْرَ أُمَّةٍ (آل عمران : ۱۱۰)۔ أُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (البینہ : ٦)۔ لیکن اسم التفضیل والے استعمال کے علاوہ یہ دونوں الفاظ اپنے اصل معنی (خَيْرٌ۔ اچھا یا اچھائی) اور (شَرٌّ۔ برا یا برائی) کے ساتھ بھی قرآن کریم میں بکثرت استعمال ہوئے ہیں بلکہ ان کے جمع کے صیغے اَخْيَار اور اَشْرَار بھی آئے ہیں۔

۹ : ٦٢ اسم التفضیل کے استعمال میں بعض دفعہ اس کو حذف کر دیتے ہیں جس پر موصوف کی برتری ظاہر کرنی ہوتی ہے۔ اس طرح جملہ میں صرف اسم التفضیل ہی باقی رہ جاتا ہے۔ تاہم عبارت کے سیاق و سباق یا کسی قرینے سے اس کو سمجھا جا سکتا ہے۔ مثلاً "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" دراصل "اَللّٰهُ اَكْبَرُ كُلِّ شَيْءٍ" یا "اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ" ہے، اس لئے اس کا ترجمہ "اللہ بہت بڑا ہے" کرنے کے بجائے "اللہ سب سے بڑا ہے" کرنا زیادہ موزوں ہے۔ اسی طرح اَلصُّلْحُ خَيْرٌ (النساء : ۱۲۸) گویا اَلصُّلْحُ خَيْرُ الْاُمُوْرِ ہے یعنی صلح سب باتوں سے بہتر ہے۔

۱۰ : ٦٢ پیراگراف ۵ : ٦١ میں آپ نے پڑھا ہے کہ الوان و عیوب کے افعال مجرد اور مزید فیہ سے اسم التفضیل تو نہیں بنتا لیکن اَكْثَرُ، اَشَدُّ وغیرہ کے ساتھ متعلقہ فعل کا مصدر بطور تمیز لگا کر یہی مفہوم ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں اب یہ بات بھی سمجھ لیں کہ بعض دفعہ کسی فعل سے اسم التفضیل بن سکتا ہے لیکن بہتر ادبی اندازِ بیان کی خاطر اَكْثَرُ کی قسم کے کسی لفظ کے ساتھ اس فعل کا مصدر ہی بطور تمیز استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً نَفَعَ (ف) سے اسم التفضیل اَنْفَعُ بن سکتا ہے لیکن اَكْثَرُ نَفْعًا کہنا زیادہ بہتر لگتا ہے۔ اس طرح تمیز کا استعمال قرآن کریم میں بکثرت آیا ہے اور یہ استعمال صرف الوان و عیوب یا مزید فیہ تک محدود نہیں ہے۔ مثلاً اَكْثَرُ مَالًا (کثرت والا بلحاظ مال کے)، اَضْعَفُ جُنْدًا (زیادہ کمزور بلحاظ لشکر کے)، اَصْدَقُ حَدِيْثًا (زیادہ سچا بلحاظ بات کے)۔ تمیز کے استعمال کے بارے میں بعض باتیں آگے چل کر بیان ہوں گی، تاہم اسم التفضیل کے ساتھ تمیز کے اس استعمال کو سمجھ لینے سے آپ کو قرآن کریم کی بہت سی عبارتوں کے فہم میں مدد ملے گی۔

ذخیرۂ الفاظ

مَنَعَ (ف) مَنْعًا - روک دینا۔ منع کرنا۔

صَبَغَ (ف - ض - ن) صَبْغًا و صِبْغًا - کسی چیز کو رنگنا - کسی کام میں مشغول ہونا۔

صِبْغَة - ملت - دین - دینی رنگ۔

قِیْلٌ - بات - قول

کَتَمَ (ن) کَتْمًا - پوشیدہ رکھنا - چھپانا۔

صَدَفَ (ف - ض) صَدْفًا - پھر جانا - اعراض کرنا۔

لَمَحَ (ف) لَمْحًا - نظر کا اٹھنا۔

فَصُحَ (ک) فَصَاحَة - خوش بیان ہونا - مراد کو ظاہر کرنا۔

مشق نمبر ۵۹

مندرجہ ذیل قرآنی عبارات کا ترجمہ کریں :

(۱) وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ
(۲) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهٗ
(۳) وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ (۴) إِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا
(۵) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً (۶) أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا
(۷) وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا (۸) وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ
وَجْهَهٗ لِلّٰهِ (۹) وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
(۱۰) فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا (۱۱) قَالَ رَبِّ
اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِينَ

(١٢) وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ (١٣) وَلَلْآخِرَةُ
أَكْبَرُ دَرَجَٰتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا (١٤) وَأَخِي هَارُونُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي
لِسَانًا (١٥) وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ (١٦) لَخَلْقُ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ
مِنْ خَلْقِ النَّاسِ (١٧) فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا
(١٨) فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ-

اسم الآلہ

۱ : ۶۳ اسم الآلہ وہ اسمِ مشتق ہے جو اس چیز کو بتائے جو کسی کام کے کرنے کا ذریعہ ہو، یعنی جس اوزار یا ہتھیار کے ذریعہ کام کیا جائے۔ اردو میں لفظ "آلہ" بمعنی "اوزار" عام مستعمل ہے۔

۲ : ۶۳ اسم آلہ کے لئے تین اوزان استعمال ہوتے ہیں: مِفْعَلٌ، مِفْعَلَۃٌ اور مِفْعَالٌ۔ نوٹ کر لیں کہ تینوں اوزان میں میم مکسور ہے۔ کسی ایک فعل سے اسم الآلہ تینوں وزن پر بن سکتا ہے، تاہم اہل زبان ان میں سے کسی ایک وزن پر بننے والا لفظ زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً فعل نَشَرَ (ن) کے ایک معنی "لکڑی کو چیرنا" ہوتے ہیں۔ اس سے اسم آلہ مِنْشَر، مِنْشَرَۃ اور مِنْشَار (چیرنے کا آلہ یعنی آری) بنتا ہے، تاہم مِنْشَارٌ زیادہ مستعمل ہے۔ اسی طرح ایک فعل بَرَدَ (ن) ہے، جس کے ایک معنی "لوہے وغیرہ کو چھیل کر برادہ بنانا" ہے۔ اس سے اسم آلہ مِبْرَد، مِبْرَدَۃ اور مِبْرَاد بن سکتے ہیں تاہم مِبْرَد (ریتی) زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ سَخُنَ (ک) "پانی وغیرہ کا گرم ہونا" سے اسم آلہ مِسْخَن، مِسْخَنَۃ اور مِسْخَان بن سکتے ہیں لیکن مِسْخَنَۃٌ (واٹر ہیٹر) زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

۳ : ۶۳ اسم آلہ لازم اور متعدی دونوں طرح کے فعل سے بن سکتا ہے جیسا کہ اوپر دی گئی مثالوں سے واضح ہے۔ لیکن یہ زیادہ تر فعل متعدی سے ہی آتا ہے۔ البتہ یہ نوٹ کر لیں کہ اسم آلہ صرف فعل ثلاثی مجرد سے ہی بن سکتا ہے، مزید فیہ سے نہیں بنتا۔ اگر ضرورت ہو تو لفظ "آلہ" یا اس کے کسی ہم معنی لفظ کو بطور مضاف لا کر متعلقہ فعل کے مصدر کو اس کا مضاف الیہ کر دیتے ہیں، جیسے آلۃ القتال۔

۴ : ۶۳ اسم الآلہ کے اوزان سے تثنیہ تو حسب قاعدہ ـَانِ اور ـَیْنِ لگا کر ہی بنے گا۔ یعنی مِفْعَلَانِ اور مِفْعَلَیْنِ۔ مِفْعَلَتَانِ اور مِفْعَلَتَیْنِ۔ مِفْعَالَانِ اور مِفْعَالَیْنِ۔ البتہ ان کی جمع مکسر آتی ہے۔ مِفْعَلٌ اور مِفْعَلَۃٌ

دونوں کی جمع مَفَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے اور مِفْعَالٌ کی جمع مَفَاعِیْلُ کے وزن پر آتی ہے۔ امید ہے آپ نے نوٹ کرلیا ہو گا کہ اسم آلہ کی جمع کے دونوں وزن غیر منصرف ہیں۔ اس طرح مِنْشَرٌ یا مِنْشَرَةٌ دونوں کی جمع مَنَاشِرُ آئے گی اور مِنْشَار کی جمع مَنَاشِیْرُ آئے گی۔

۵ : ۶۳ آپ نے اسم مبالغہ کا ایک وزن مِفْعَالٌ بھی پڑھا تھا اور یہی وزن اسم آلہ کا بھی ہے۔ ایسے الفاظ کے معنی متعین کرنے میں عبارت کے سیاق و سباق اور قرینہ سے مدد لی جاتی ہے۔ مثلاً مِنْشَار کے معنی آری بھی ہو سکتا ہے اور نَشَرَ بمعنی پھیلانا سے مِنْشَار کا مطلب بہت زیادہ نشر و اشاعت کرنے والا بھی ہو سکتا ہے۔ عبارت کا سیاق و سباق بتائے گا کہ وہاں یہ لفظ کس مفہوم میں آیا ہے۔

۶ : ۶۳ یہ ضروری نہیں ہے کہ "کسی کام کو کرنے کا آلہ" کا مفہوم دینے والا ہر لفظ مقررہ وزن پر استعمال ہو، بلکہ عربی زبان میں بعض آلات کے لئے الگ خاص الفاظ مقرر اور مستعمل ہیں مثلاً قُفْلٌ (تالا)۔ سِکِّیْنٌ (چھری)۔ سَیْفٌ (تلوار)۔ قَلَمٌ وغیرہ۔ تاہم اس قسم کے الفاظ کو ہم اسم الآلہ نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے کہ اسم الآلہ وہی اسم مشتق ہے جو مقررہ اوزان میں سے کسی وزن پر بنایا گیا ہو۔

۷ : ۶۳ استثنائی طور پر چند اسم الآلہ ایسے بھی ہیں جو خلافِ قیاس مُفْعُلٌ اور مُفْعُلَةٌ کے وزن پر آتے ہیں۔ مثلاً مُنْخُلٌ (چھلنی)، مُکْحُلَةٌ (سرمہ دانی)۔ ان کی جمع بھی مَفَاعِلُ کے وزن پر ہی آتی ہے۔ ایسے الفاظ بہت شاذ ہیں۔ اسی طرح فَعَّالَةٌ کے وزن پر آنے والے بعض الفاظ بھی اسم الآلہ کے مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً نَقَّارَةٌ، دَرَّاجَةٌ، خَلَّاطَةٌ (مکسر)، سَمَّاعَة (ٹیلی فون کا ریسیور) وغیرہ۔

مشق نمبر ۶۰

مندرجہ ذیل اسماء آلات کا مادہ نکالئے اور کسی ڈکشنری میں ان کے معانی دیکھ کر اس

معنی کا تعین کیجئے جس سے متعلقہ اسم آلہ بنایا گیا ہے۔

(۱) مِنْسَجٌ (کپڑا بننے کی کھڈی) ۔ (۲) مِغْفَرٌ (سر کی حفاظت والی ٹوپی
Helmet)۔ (۳) مِثْقَبٌ (سوراخ کرنے یا Drilling کرنے کی مشین۔ (۴)
مِدْفَعٌ (توپ) (۵) مِنْجَلٌ (درانتی) (۶) مِسْطَرٌ (لکیر بنانے کا رولر) (۷)
مِكْنَسَةٌ (جھاڑو) (۸) مِلْعَقَةٌ (چمچہ) (۹) مِنْشَفَةٌ (تولیہ) ۔ (۱۰) مِطْرَقَةٌ (خراد
مشین) ۔ (۱۱) مِغْرَفَةٌ (ڈونگا) (۱۲) مِفْتَاحٌ (کنجی) ۔ (۱۳) مِقْرَاضٌ (قینچی) ۔ (۱۴)
مِنْظَارٌ (دوربین) ۔ (۱۵) مِنْفَاخٌ (ہوا بھرنے کا پمپ) (۱۶) مِصْبَاحٌ (چراغ) ۔

غیر صحیح افعال (۱)

(تعارف)

۶۴:۱ آنے والے اسباق میں عربی زبان کے حروف ابجد اور ان کی بعض خصوصیات کا ذکر بتکرار آئے گا۔ اس لئے اس سبق میں ان کے متعلق کچھ ضروری باتیں آپ کو سمجھائی جائیں گی۔ اگرچہ ان کا کچھ حصہ آپ پہلے بھی پڑھ چکے ہیں تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پہلے حروف کے بارے میں کچھ اصطلاحات اور تعریفات کا تعارفی ذکر کرلیا جائے تاکہ غیر صحیح افعال کے متعلق اگلے اسباق سمجھنے میں آپ کو آسانی رہے۔

۶۴:۲ عربی کے حروفِ ابجد کی ابتداء ہمزہ سے ہوتی ہے جس کی املاء کے مخصوص قواعد ہیں۔ بہرحال اس کی عام شکل "ء" ہے۔ اس طرح لکھنے کے علاوہ یہ عموماً الف یا واو یا یاء پر لکھا جاتا ہے یعنی اس طرح۔ أ۔ ؤ۔ ئ۔

۶۴:۳ عربی کے ان ۲۸ حروفِ ابجد کی ایک تقسیم آپ پڑھ چکے ہیں اور وہ یہ کہ ان میں سے ۱۴ حروف شمسی ہیں اور ۱۴ قمری ہیں۔ ان کی ایک تقسیم اور بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ ان میں سے "ا۔ و۔ ی" کو حروفِ علت کہتے ہیں جبکہ باقی تمام حروف "صحیح" کہلاتے ہیں۔ عِلَّةٌ عربی میں بیماری کو کہتے ہیں اور ان حروف کو حروفِ علت اس لئے کہتے ہیں کہ اسماء اور افعال کی بناوٹ میں ان کو "بیماری" لاحق ہو جاتی ہے۔ اس (بیماری) سے مراد یہ ہے کہ کسی لفظ کے مادہ میں اگر کوئی حرفِ علت موجود ہو تو بعض اوقات (ہمیشہ نہیں) یہ اپنے صحیح وزن کے مطابق استعمال نہیں ہوتے۔ مثلاً لفظ "کَانَ" کا مادہ ک۔ و۔ ن ہے۔ اس کا پہلا صیغہ فَعَلَ کے وزن پر "کَوَنَ" ہونا چاہئے تھا لیکن اس کا استعمال "کَانَ" ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن افعال کے مادے

میں کوئی حرفِ علت ہو جس کی وجہ سے وہ بعض اوقات اپنے صحیح وزن کے مطابق استعمال نہ ہوں انہیں غیر صحیح افعال کہا جاتا ہے۔

۴ : ۶۴ ابھی آپ کو بتایا گیا ہے کہ الف عربی کے حروف ابجد کی تعداد سے خارج ہے۔ اسے شامل کر کے تو عربی کے حروف ابجد کی تعداد ۲۹ ہو جاتی ہے۔ پھر بھی ہم نے حروفِ علت "ا، و، ی" تین حروف بتائے ہیں، جبکہ ہمزہ حروف علت میں شامل نہیں ہے، وہ حرفِ صحیح ہے، گو اسے "مشابہ حروفِ علت" کہا جا سکتا ہے۔ اس اختلاف کو سمجھانے کے لئے الف اور ہمزہ کا فرق بتانا ضروری ہے۔

۵ : ۶۴ عربی میں "ہمزہ" اور "الف" دو مختلف چیزیں ہیں۔ ان میں جو بنیادی فرق ہے اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لیں :

(i) ہمزہ پر کوئی حرکت یعنی ضمہ، فتحہ، کسرہ یا سکون میں سے کوئی ایک علامت ضرور ہوتی ہے، یہ خالی نہیں ہوتا۔ جبکہ الف پر کوئی حرکت یا سکون کبھی نہیں آتا اور یہ ہمیشہ خالی ہوتا ہے۔ الف تو صرف اپنے ماقبل مفتوح حرف کو کھینچنے کا کام دیتا ہے، جیسے بَ سے بَا۔

(ii) ہمزہ کسی لفظ کے ابتداء میں بھی آتا ہے، درمیان میں بھی اور آخر پر بھی، جبکہ الف کسی لفظ کے ابتداء میں کبھی نہیں آتا، بلکہ یہ ہمیشہ کسی حرف کے بعد آتا ہے۔ آپ کو اِنسان، اَنہار، اُمہات کی قسم کے الفاظ کے شروع میں جو "الف" نظر آتا ہے یہ درحقیقت الف نہیں ہے بلکہ ہمزہ ہے، جبکہ انہی الفاظ کے حروف "س" اور "ھ" کے بعد الف ہے، ہمزہ نہیں ہے۔

(iii) ہمزہ کے ماقبل حرف پر حرکاتِ ثلاثہ یا سکون میں سے کچھ بھی آسکتا ہے، جبکہ الف کے ماقبل حرف پر ہمیشہ فتحہ آتی ہے۔

الف اور ہمزہ کے فرق کو اگر آپ نے سمجھ لیا ہے تو یہ بھی نوٹ کر لیں کہ بلحاظِ استعمال الف اور ہمزہ کی دو دو قسمیں ہیں۔ اب ان کو بھی سمجھ لیں۔

۶ : ۶۴ الف یا تو ممدودہ ہوتا ہے یا مقصورہ۔ الف ممدودہ وہ الف ہے جو زیادہ کھینچ کر

پڑھا جاتا ہے اور الف ممدودہ کے بعد یا تو ہمزہ ہوتا ہے یا پھر ہمزہ کے علاوہ کوئی ساکن یا مشدد حرف ہوتا ہے، جیسے اَلسَّمَآءُ، اَلضَّآلِّیْنَ وغیرہ۔ جبکہ الف مقصورہ وہ الف ہے جو زیادہ کھینچ کر نہیں پڑھا جاتا جیسے قَالَ، دَعَا وغیرہ۔

٧ : ٦٣ ہمزہ کی بھی دو قسمیں ہیں۔ "ہمزۃ الوصل" اور "ہمزۃ القطع"۔ ہمزۃ الوصل وہ ہمزہ ہے جس کے بعد کوئی ساکن حرف آتا ہے۔ اگر اس سے قبل کوئی متحرک حرف آجائے تو پھر یہ متحرک حرف، ساکن حرف سے ملا کر پڑھا جاتا ہے اور ہمزۃ الوصل صامت (Silent) ہو جاتا ہے، بلکہ بعض دفعہ لکھنے میں بھی گر جاتا ہے، جیسے وَالْقَمَرِ اور لِلْمُتَّقِیْنَ جو دراصل لِ اَلْمُتَّقِیْنَ تھا۔ اسی طرح بِاسْمِہٖ اور بِسْمِ اللّٰہِ جو دراصل بِاِسْمِ اللّٰہِ تھا۔ جبکہ ہمزۃ القطع وہ ہمزہ ہے جو ماقبل متحرک حرف سے ملا کر پڑھنے میں صامت نہیں ہوتا بلکہ اپنی حرکت کے مطابق پڑھا جاتا ہے۔ جیسے وَاَقْبَلَ، فَاُکْرِمُ وغیرہ۔ ہمزۃ الوصل اور ہمزۃ القطع کے متعلق مختصراً کچھ باتیں آپ اس کتاب کے حصہ اول اور حصہ دوم میں پڑھ چکے ہیں۔ اب مزید وضاحت کے طور پر چند امور ذہن نشین کرلیں۔

٨ : ٦٣ ہمزۃ الوصل جن مقامات پر آتا ہے انہیں نوٹ کرلیں (i) لام تعریف کے شروع میں (ii) فعل ثلاثی مجرد کے صیغہ امر کے شروع میں (iii) ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مزید فیہ کے ہمزہ سے شروع ہونے والے افعال کے مصدر، ماضی اور فعل امر کے صیغوں میں، سوائے باب افعال کے (iv) عربی کے دس کے قریب اسماء کے شروع میں بھی ہمزۃ الوصل آتا ہے۔ ان میں سے زیادہ استعمال ہونے والے الفاظ جو قرآن مجید میں بھی آئے ہیں یہ ہیں : اِبْنٌ، اِبْنَۃٌ، اِسْمٌ، اِمْرُؤٌ (مرد) اِمْرَاَۃٌ (عورت)، اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ (دو)۔ یہ بھی نوٹ کرلیں کہ لام تعریف کے علاوہ ہمزۃ الوصل مکسور یا مضموم ہوگا، مفتوح نہیں ہوتا۔

٩ : ٦٣ ہمزۃ القطع جن مقامات پر آتا ہے اب انہیں بھی نوٹ کرلیں۔ (i) اصلی ہمزہ یعنی جو مادہ کا جزء ہو۔ الف کسی مادہ کا جزء نہیں ہوتا۔ (ii) واحد متکلم کے تمام

صیغہ ہائے مضارع کا ہمزہ (iii) جمع مکسر کے اوزان میں آنے والا ہمزہ' جیسے اَثْوَابٌ' اَبْنَاءٌ وغیرہ۔ (iv) افعل التفضیل یا الوان و عیوب کا ابتدائی ہمزہ' جیسے اَفْضَلُ' اَحْمَرُ وغیرہ۔ (v) باب افعال کے مصدر' ماضی اور امر کا ہمزۃ (vi) ہمزۃ الوصل میں بیان کردہ مقررہ اسماء کے سوا باقی سب شروع میں آنے والا ہمزہ جیسے اُمٌّ' اَبٌ' اُخْتٌ وغیرہ۔ (vii) حروف کے شروع میں آنے والا ہمزہ بھی ہمزۃ القطع ہوتا ہے' جیسے اِلٰی' اِنْ' اِذَنْ وغیرہ۔ صحیح عربی املاء کا طریقہ یہ ہے کہ جہاں ہمزۃ القطع ہو وہاں علامتِ قطع (ء) ضرور ڈالنی چاہیے جبکہ ہمزۃ الوصل کے لئے کسی علامت کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ عرب ممالک میں قرآن مجید میں ہمزۃ الوصل کے اوپر علامت وصل (ص) ڈالتے ہیں۔

۱۰ : ۶۴ آپ کو بتایا گیا تھا کہ "ا و ی" حروف علت ہیں۔ ان میں سے الف پر کبھی کوئی حرکت نہیں آتی' اس لئے یہ حروفِ ابجد سے خارج ہے' لیکن حروف علت میں اس کا ذکر اس لئے کیا جاتا ہے کہ "و" اور "ی" اکثر بدل کر الف کی شکل اختیار کر لیتے ہیں' لہٰذا حرکات لگنے کے لحاظ سے تو حروف علت دو ہی ہیں "و" اور "ی"۔

۱۱ : ۶۴ کسی حرف پر دی گئی حرکت کو ذرا کھینچ کر پڑھنے کے لئے یہی حروف علت (ا' و اور ی) استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے بَ سے بَا' بُ سے بُو اور بِ سے بِی۔ چونکہ فتحہ کو کھینچنے سے "ا"' ضمہ کے کھینچنے سے "و" اور کسرہ کو کھینچنے سے "ی" پیدا ہوتی ہے' اس لئے فتحہ کو الف کے' ضمہ کو واؤ کے اور کسرہ کو ی کے موافق حرکت کہا جاتا ہے۔

۱۲ : ۶۴ غالباً دنیا کی بیشتر زبانوں میں ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن کے تلفظ میں اہل زبان کچھ ثقل یعنی دشواری یا گرانی محسوس کرتے ہیں اور اس لفظ کو قدرے بدل کر لکھتے اور بولتے ہیں۔ انگریزی میں اس کی مثال cannot کو can't اور and کو "n" پڑھنا ہے۔ عربی میں ایسے الفاظ کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے جنہیں اہل زبان تبدیل کر کے بولتے اور لکھتے ہیں۔ ماہرین علم الصرف نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ اجمالی طور پر یہ تبدیلیاں تین قسم کی ہوتی ہیں' اگرچہ ہر ایک قسم کی پھر متعدد صورتیں ہوتی ہیں' جو ہم

اگلے اسباق میں پڑھیں گے، فی الحال تین قسموں کی نوعیت سمجھ لیں۔

(i) تخفیف : کا مطلب یہ ہے کہ ہمزہ کو حذف کر دینا یا اسے کسی حرفِ علت میں بدل دینا۔

(ii) ادغام : یہ ہے کہ دو ہم جنس یا ہم مخرج حرفوں کو باہم ملا کر پڑھنا، جس سے تشدید پیدا ہوتی ہے، جیسے حَبَبَ سے حَبَّ وغیرہ۔

(iii) تعلیل : یہ ہے کہ کسی حرفِ علت کو حذف کر دینا یا دوسرے حرف علت سے بدل دینا، یعنی ماقبل کی حرکت کے موافق کر دینا یا ماقبل کی حرکت کو اس کے موافق کر دینا وغیرہ۔

ماہرین علم الصرف نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ مذکورہ تبدیلیاں کچھ قواعد وضوابط کے تحت ہوتی ہیں۔ اگلے اسباق میں ہمیں انہی قواعد کو سیکھنا ہے، لیکن اس سے قبل غیر صحیح افعال کی اقسام سمجھ لیں تو پھر مذکورہ قواعد کو سمجھنے میں آسانی ہو گی۔

غیر صحیح افعال (۲)

(اقسام)

۱ : ۶۵ عربی میں فعل کی تقسیم کئی لحاظ سے کی گئی ہے، مثلاً (i) بلحاظ زمانہ فعل دو قسم کا ہوتا ہے یعنی فعل ماضی اور فعل مضارع (ii) بلحاظ تعدادِ حروف یعنی اصل مادہ کے حروف کی تعداد کے لحاظ سے بھی فعل کی دو قسمیں ہیں: سہ حرفی مادہ والے افعال ثلاثی اور چار حرفی مادہ والے افعال رباعی کہلاتے ہیں۔ پھر مادہ کے حروف میں اضافی حروف کے شامل نہ ہونے یا ہونے کے لحاظ سے ہر ایک کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں۔ ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ (iii) اسی طرح فعل معروف و مجہول اور فعل لازم و متعدی بھی ہوتا ہے۔

۲ : ۶۵ مادہ کے حروف کی نوعیت کے لحاظ سے بھی فعل کی دو قسمیں ہیں "صحیح" اور "معتل"۔ صحیح وہ فعل ہے جس کے اصل مادہ کے تمام حروف صحیح ہوں اور معتل وہ فعل ہے جس کے اصل مادہ میں کوئی حرفِ علت ہو۔ ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ الف کسی مادہ میں نہیں آتا۔ اس لئے معتل فعل وہی ہے جس کے اصل مادہ میں "و" یا "ی" موجود ہو۔

۳ : ۶۵ پھر فعل صحیح کی بھی دو قسمیں ہیں۔ "صحیح سالم" اور "صحیح غیر سالم"۔ صحیح سالم وہ فعل ہے جس کے مادہ میں نہ کوئی ہمزہ ہو اور نہ ہی ایک حرف دوبار آئے۔ اور فعل صحیح غیر سالم وہ ہے جس کے اصل مادہ میں یا تو ہمزہ آ جائے یا ایک حرف دوبار آ جائے، جیسے قَرَءَ یا قَصَصَ۔

۴ : ۶۵ اس طرح فعل صحیح غیر سالم کی بھی دو قسمیں ہیں، "مہموز" اور "مضاعف"۔ مہموز وہ فعل ہے جس کے مادہ میں کہیں ہمزہ ہو، جبکہ مضاعف وہ فعل

ہے جس کے مادہ میں ایک حرف دو مرتبہ آتا ہو۔ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ مضاعف میں عموماً عین کلمہ اور لام کلمہ میں ایک حرف کی تکرار ہوتی ہے جیسے ضَلَّ (ض ل ل)، مَدَّ (م د د) وغیرہ۔ فاء اور عین کلمہ کی جگہ ایک ہی حرف کی تکرار بہت کم ہوتی ہے، جیسے بَبَرٌ (شیر)۔ اسی طرح فاء اور لام کلمہ کی جگہ بھی ایک ہی حرف کی تکرار بہت کم ہوتی ہے، جیسے قَلَقٌ (بے چینی)۔

۶۵ : ۵ مادہ میں حرفِ علت کی پوزیشن کے اعتبار سے "معتل" کی چار قسمیں ہو جاتی ہیں : (i) مثال (ii) اجوف (iii) ناقص (iv) لفیف۔ مثال وہ فعلِ معتل ہے جس کے فاکلمہ کی جگہ کوئی حرف علت ہو جیسے وَعَدَ، اجوف میں حرف علت عین کلمہ کی جگہ ہوتا ہے جیسے بَیَعَ اور ناقص میں لام کلمہ کی جگہ جیسے خَشِیَ / لفیف اس فعل کو کہتے ہیں جس کے مادہ میں دو حرف علت آجائیں، جیسے رَوَیَ اور وَقَیَ۔

۶۵ : ۶ ذیل کے نقشے میں آپ مذکورہ اقسام کو بیک نظر آسانی کے ساتھ سمجھ سکتے ہیں۔

فعل کی تقسیم

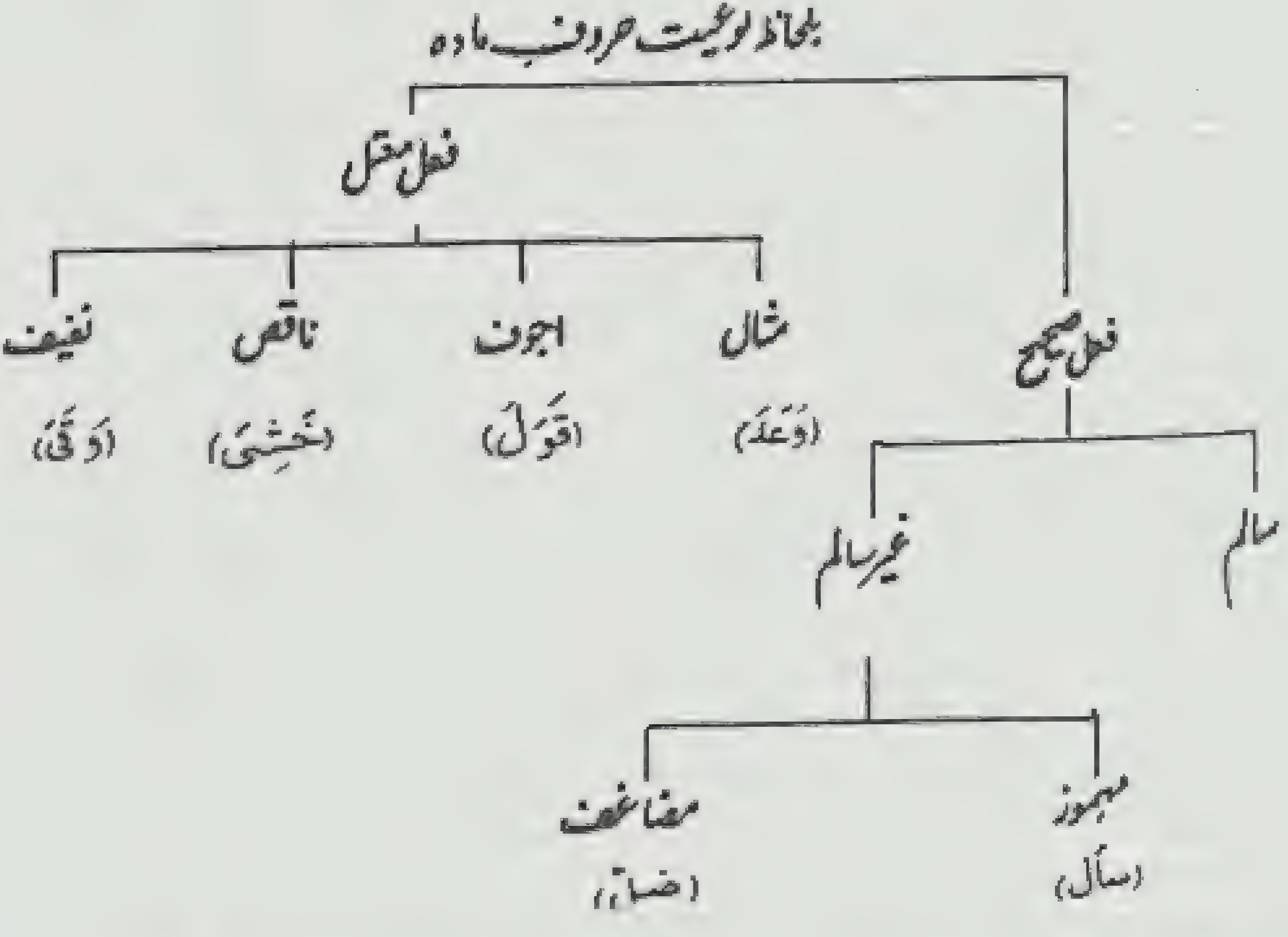
بلحاظ نوعیت حروفِ مادہ
فعل معتل
فعل صحیح
مثال
(وَعَدَ)
اجوف
(قَوَلَ)
ناقص
(خَشِیَ)
لفیف
(وَقَیَ)
سالم
غیر سالم
مہموز
(سَأَلَ)
مضاعف
(ضَلَّ)

۷ : ۶۵ مذکورہ اقسام کی ذیلی تقسیمات کو اگر نظر انداز کر دیا جائے تو ان کی مندرجہ ذیل سات اقسام بنتی ہیں جنہیں آپ آسانی کے ساتھ یاد کر سکتے ہیں۔

(i) صحیح : جس کے مادے کے تمام حروف صحیح ہوں، جیسے ضَرَبَ

(ii) مہموز : جس کے مادہ میں کسی جگہ ہمزہ آئے، جیسے سَأَلَ

(iii) مضاعف : جس کے مادہ میں کوئی حرف دو مرتبہ آئے، جیسے ضَلَّ

(iv) مثال : جس کے مادہ میں فا کلمہ کی جگہ حرف علت آئے، جیسے وَعَدَ

(v) اجوف : جس کے مادہ میں عین کلمہ کی جگہ حرف علت آئے، جیسے قَوَلَ

(vi) ناقص : جس کے مادہ میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت آئے، جیسے خَشِیَ

(vii) لفیف : جس کے مادہ میں حرف علت دو مرتبہ آئے، جیسے وَقَیَ

۸ : ۶۵ بعض کتابوں میں فعل صحیح اسے کہا گیا ہے جس کے مادہ میں (i) ہمزہ نہ ہو (ii) کوئی حرف دوبارہ نہ آیا ہو (iii) اور کوئی حرف علت نہ ہو۔ اس تعریف کے مطابق مہموز اور مضاعف بھی فعل غیر صحیح شمار ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر حروف صحیح اور حروف علت کی بنیاد پر تقسیم کی جائے تو مہموز اور مضاعف کو فعل صحیح شمار کیا جائے گا۔ تاہم چونکہ یہ بھی تبدیلیوں کی زد میں آتے ہیں اس لئے ان کو فعل صحیح غیر سالم کہا گیا ہے۔ یعنی بلحاظ حروف یہ صحیح ہیں جبکہ بلحاظ تبدیلی یہ غیر سالم ہیں۔

۹ : ۶۵ اب ایک اہم بات یہ نوٹ کر لیں کہ اب تک مادہ کے حروف کی جو بات ہوئی ہے اس کی بنیاد فاء، عین اور لام کلمہ ہے۔ اس لئے کسی لفظ میں اگر فاء، عین اور لام کلمہ کے علاوہ کسی جگہ ہمزہ یا حرفِ علت آجائے تو اس کی وجہ سے وہ لفظ مہموز یا معتل شمار نہیں کیا جائے گا۔ جیسے باب اِفعال کا پہلا صیغہ أَفْعَلَ ہے۔ اس کا ہمزہ ف، ع اور ل کلمہ کی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے صحیح حروف کے مادوں سے جتنے الفاظ اس وزن پر بنیں گے وہ مہموز نہیں ہوں گے۔ مثلاً أَدْخَلَ، أَكْرَمَ، أَخْرَجَ وغیرہ مہموز نہیں ہیں۔ اسی طرح ماضی معروف میں مذکر غائب کے لئے تثنیہ اور جمع کے صیغوں کا

وزن فَعَلَا اور فَعَلُوا ہے۔ ان میں "الف" اور "و" ہیں لیکن یہ بھی ف، ع اور ل کے علاوہ ہیں۔ اس لئے صحیح حروف کے مادوں سے جتنے الفاظ ان اوزان پر بنیں گے وہ معتل نہیں ہوں گے۔ مثلاً ضَرَبَا، ضَرَبُوا یا شَرِبَا، شَرِبُوا وغیرہ معتل نہیں ہیں۔ باب تفعیل اور تفعّل میں عین کلمہ پر تشدید آنے کی وجہ سے وہ مضاعف نہیں ہوتا، اس لئے کہ وہاں عین کلمہ کی ہی تکرار ہوتی ہے۔

۱۰ : ۶۵ خیال رہے کہ یہ اقسام بعض اوقات باہم متداخل (Overlapping) بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً کوئی مادہ بیک وقت مہموز بھی ہوتا ہے اور مضاعف بھی، جیسے "أ ز ز"۔ یا کوئی مادہ مہموز بھی ہوتا ہے اور ساتھ ہی معتل بھی جیسے "أ ت ی"۔ ایسے الفاظ پر بعض دفعہ دو طرح کے قاعدوں کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔ اس لئے صَرف کی بعض کتابوں میں سب سے پہلے معتل پر بات کی جاتی ہے، کیونکہ اس میں زیادہ قواعد بیان ہوتے ہیں، اس کے بعد مضاعف اور آخر میں مہموز پر بات کرتے ہیں۔ گویا وہ مشکل سے آسان کی طرف چلتے ہیں لیکن ہم نے ان لوگوں کی پیروی کی ہے جو آسان سے مشکل کی طرف گئے ہیں، یعنی ہم پہلے مہموز، پھر مضاعف اور پھر معتل پر بات کریں گے۔ ان تینوں اقسام کے قواعد بیان کرنے کے بعد ہم "متداخل" مادوں کے بارے میں بھی کچھ بات کریں گے۔

مشق نمبر ۶ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں کے متعلق بتایئے کہ وہ ہفت اقسام کی کونسی قسم سے متعلق ہیں۔ جو مادے بیک وقت دو اقسام سے متعلق ہوں ان کی دونوں اقسام بتائیں۔

أ م ر - أ م م - ج ی ء - ر و ی - و ر ی - ی س ر - س س ر - س ر ر -
أ س س - ق و ل - ب ی ع - س و ی - رض و - ر أ ی - ی م م -
أ ی ی - و ق ی - ب ر ء - س أ ل -

مشق نمبر۶۱ (ب)

مندرجہ ذیل افعال اور اسماء کا مادہ بتائیں اور ان کی قسم بتائیں :

یَذْھَبُ۔ یَأْکُلُ۔ یَدْعُوْ (وہ پکارتا ہے) ذَھَبُوا۔ وَھَبَ (اس نے عطا کیا) عَزَّ (وہ عزت والا ہوا) تَقَبَّلَ۔ تَقَوَّلَ (اس نے بات گھڑ لی) سُئِلَتْ۔ یَقُصُّ (وہ قصہ بیان کرتا ہے) مَلَأَ (اس نے بھرا) قَاتَلَ۔ یَکُوْنُ۔ لَیَسْتَمِعَنَّ۔ أَدَبٌ۔ بَأْسٌ۔ عَزِیْزٌ۔ تُنَزِّلُ۔ مَعْلُوْمٌ۔ یَسَّرْنَا (ہم نے آسان کیا) مَنْصُوْرٌ۔ یَسِیْرٌ

مہموز (۱)

۱ : ۶۶ گزشتہ سبق میں آپ پڑھ آئے ہیں کہ جس فعل کے مادہ میں کسی جگہ ہمزہ آ جائے تو اسے مہموز کہتے ہیں۔ اب یہ بھی نوٹ کرلیں کہ اگر فاء کلمہ کی جگہ ہمزہ آتا ہے تو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں، جیسے أَكَلَ، اگر عین کلمہ کی جگہ ہمزہ آئے تو وہ مہموز العین ہوتا ہے، جیسے سَأَلَ، اور اگر لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو وہ مہموز اللام ہوتا ہے جیسے قَرَءَ

۲ : ۶۶ مہموز میں زیادہ تر تبدیلیاں مہموز الفاء میں ہوتی ہیں جبکہ مہموز العین اور مہموز اللام میں تبدیلی بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ اور یہ تبدیلیاں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ (۱) لازمی تبدیلی اور (۲) اختیاری تبدیلی۔ لازمی تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ تمام اہل زبان یعنی عرب کے تمام مختلف قبائل ایسے موقع پر لفظ کو ضروری بدل کر بولتے اور لکھتے ہیں۔ اور اختیاری تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ عرب کے بعض قبائل ایسے موقع پر لفظ کو اصلی شکل میں اور بعض قبائل تبدیل شدہ شکل میں بولتے اور لکھتے ہیں۔ اس لئے دونوں صورتیں جائز اور رائج ہیں۔

۳ : ۶۶ مہموز الفاء میں لازمی تبدیلی کا صرف ایک ہی قاعدہ ہے اور وہ یہ کہ جب کسی لفظ میں دو ہمزہ اکٹھے ہوں اور ان میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف میں لازماً بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی پہلے ہمزہ پر اگر فتحہ (ـَ) ہو تو ساکن ہمزہ کو الف سے، کسرہ (ـِ) ہو تو "ی" سے اور ضمہ (ـُ) ہو تو "و" سے بدل کر بولتے اور لکھتے ہیں۔

۴ : ۶۶ مثال کے طور پر ہم لفظ أَمِنَ … (امن میں ہونا) کو لیتے ہیں۔ یہ لفظ باب افعال کے پہلے صیغہ میں أَفْعَلَ کے وزن پر أَأْمَنَ بنے گا۔ قاعدہ کے مطابق دوسرا ہمزہ الف میں تبدیل ہو گا تو آمَنَ استعمال ہو گا۔ اس کا مصدر إِفْعَال کے وزن پر إِأْمَانٌ بنے گا لیکن إِيْمَان استعمال ہو گا۔ اسی طرح باب افعال میں مضارع کے واحد متکلم کا وزن أُفْعِلَ ہے جس پر یہ لفظ أُؤْمِنَ بنے گا لیکن أُوْمِنَ استعمال ہو گا۔

٥ : ٦٦ مذکورہ بالا قاعدہ کو آسانی سے یاد کرنے کی غرض سے ایک فارمولے کی شکل میں یوں بھی بیان کر سکتے ہیں: ءَءْ = ءَا ۔ ءِءْ = ءِیْ اور ءُءْ = ءُوْ ۔ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ ہمزہ مفتوحہ (ءَ) کے بعد جب الف آتا ہے تو اس کو لکھنے کے تین طریقے ہیں۔ (۱) ءَا (۲) اٰ (۳) آ ۔ ان میں سے تیسرا طریقہ عام عربی میں بلکہ اردو میں بھی مستعمل ہے، جبکہ پہلا اور دوسرا طریقہ صرف قرآن مجید میں استعمال ہوتا ہے۔

٦ : ٦٦ مہموز میں اختیاری تبدیلیوں کی متعدد صورتیں یعنی قواعد ہیں جو عرب قبائل کے استعمال میں اختلاف کا نتیجہ ہیں۔ اور ان کے اثرات قرآن کریم کی سات مشہور قراءتوں میں ملتے ہیں۔ جبکہ عام عربی کی کتابوں میں ان کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ تاہم بعض اہم قواعد کا ذکر ضروری ہے۔ قواعد سمجھنے سے پہلے ایک بات ذہن میں واضح کر لیں۔ ابھی پیراگراف ٣ : ٦٦ میں آپ پڑھ آئے ہیں کہ لازمی تبدیلی وہیں ہوتی ہے جہاں ایک ہی لفظ میں دو ہمزہ اکٹھے ہو جائیں۔ اب نوٹ کر لیں کہ اختیاری تبدیلی کا تعلق ہمزہ منفردہ سے ہوتا ہے، یعنی جب کسی لفظ میں ہمزہ ایک دفعہ آیا ہو۔

٧ : ٦٦ اختیاری تبدیلی کا پہلا قاعدہ یہ ہے کہ ہمزہ منفردہ ساکن ہو اور اس کے ماقبل ہمزہ کے علاوہ کوئی دوسرا حرف متحرک ہو تو ایسی صورت میں ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف میں تبدیل کر دینا جائز ہے۔ جیسے رَأْسٌ کو رَاسٌ ۔ ذِئْبٌ (بھیڑیا) کو ذِیْبٌ اور مُؤْمِنٌ کو مُوْمِنٌ بولا یا لکھا جا سکتا ہے اور بعض قراءتوں میں یہ لفظ اسی طرح پڑھے بھی جاتے ہیں۔

٨ : ٦٦ اختیاری تبدیلی کا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ ہمزہ منفردہ اگر مفتوحہ ہو اور اس کے ماقبل حرف پر ضمہ یا کسرہ ہو تو ہمزہ کو ماقبل حرکت کے موافق حرف میں تبدیل کر دینا جائز ہے۔ لیکن تبدیل شدہ حرف پر فتحہ برقرار رہے گی۔ یعنی ـُءَ سے ـُوَ اور ـِءَ سے ـِیَ ہو سکتا ہے۔ جیسے هُزُؤًا کو هُزُوًا اور كُفُؤًا کو كُفُوًا پڑھا جا سکتا ہے۔ قراءتِ حفص میں، جو پاکستان اور دیگر مشرقی ممالک میں رائج ہے، یہ الفاظ اپنی بدلی ہوئی شکل میں هُزُوًا اور كُفُوًا پڑھے جاتے ہیں، مگر ورش کی قراءت میں، جو شمالی افریقی

ممالک میں رائج ہے، یہ الفاظ اپنی اصلی شکل میں هُزُوًّا اور کُفُوًّا پڑھے جاتے ہیں۔ خیال رہے کہ اصلی شکل میں "و" صرف ہمزہ کی کرسی ہے جبکہ دوسری صورت میں وہ تلفظ میں آتی ہے۔ اسی طرح مِئَةٌ (ایک سو) کو مِيَةٌ، فِئَةٌ کو فِيَةٌ اور لِئَلَّا کو لِيَلَّا پڑھا جا سکتا ہے اور بعض قراءتوں میں یہ لفظ اس طرح پڑھے بھی جاتے ہیں۔

۹ : ۶۶ اختیاری تبدیلی کا تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ اگر ہمزہ منفردہ متحرک ہو اور اس سے ماقبل ساکن "و" یا ساکن "ی" ہو تو ہمزہ کو ماقبل حرف میں بدل کر دونوں کا ادغام کر سکتے ہیں۔ جیسے نَبَأَ سے فَعِيلٌ کے وزن پر صفتِ مشبّہ نَبِيْءٌ بنتی ہے اور بعض قراءات میں یہ لفظ اسی طرح پڑھا بھی جاتا ہے، جبکہ بعض قراءات میں اس کو بدل کر نَبِيٌّ پڑھا جاتا ہے۔ یعنی نَبِيْءٌ۔ نَبِيْيٌ۔ نَبِيٌّ

۱۰ : ۶۶ مذکورہ بالا قواعد کی مشق کے لئے آپ کو دیئے ہوئے لفظ کی (مختصر) صرفِ صغیر کرنی ہوگی۔ اس کی وضاحت کے لئے ہم ذیل میں لفظ أَمِنَ کی ثلاثی مجرد اور بابِ افعال سے مختصر بلکہ آدھی صرفِ صغیر[1] دے رہے ہیں۔ اس کی پہلی لائن میں لفظ کی اصلی شکل اور دوسری لائن میں تبدیل شدہ شکل دی گئی ہے۔ دوسری لائن میں جو اشارے دیئے گئے ہیں ان کی وضاحت درج ذیل ہے۔

(ل) = لازمی تبدیلی۔

(ج) = جائز یعنی اختیاری تبدیلی۔

(x) = تبدیلی نہیں ہوگی۔

---

[1] صرفِ صغیر کا مطلب ہے کسی مادہ سے چھ افعال [ماضی، مضارع (معروف و مجہول)، امر و نہی] کا پہلا پہلا صیغہ بنانا اور چھ مشتق اسماء کا پہلا پہلا (مذکر واحد) کا صیغہ بنانا، اس طرح ہر مادہ سے بارہ مشتق کلمات بنانے کی مشق ہو جاتی ہے جسے ہم نے یہاں مختصر کر دیا ہے۔

صرفِ صغیر

باب	ماضی	مضارع	فعل امر	اسم الفاعل	اسم المفعول	مصدر
ثلاثی مجرد	أَمِنَ	يَأْمَنُ	إِئْمَنْ	(لا) آمِنٌ	مَأْمُوْنٌ	أَمْنٌ
	(x)	يَامَنُ (ج)	إِيْمَنْ (ل)	(x)	مَامُوْنٌ (ج)	(x)
باب افعال	أَأْمَنَ	يُؤْمِنُ	أَأْمِنْ	مُؤْمِنٌ	مُؤْمَنٌ	إِأْمَانٌ
	آمَنَ (ل)	يُوْمِنُ (ج)	آمِنْ (ل)	مُوْمِنٌ (ج)	مُوْمَنٌ (ج)	إِيمَانٌ (ل)

مشق نمبر ۶۲

ثلاثی مجرد اور ابواب مزید فیہ سے (باب افعال کے سوا) لفظ أَلِفَ کی مختصر یعنی آدھی صرفِ صغیر اوپر دی گئی مثال کے مطابق کریں۔ یہ لفظ مختلف ابواب میں جن معانی میں استعمال ہوتا ہے وہ نیچے دیئے جا رہے ہیں۔

أَلِفَ (س) أَلْفًا - مانوس ہونا۔ محبت کرنا۔ (افعال) - مانوس کرنا۔ خوگر بنانا۔

(تفعیل) - جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا۔ (مفاعلہ) - باہم محبت کرنا۔ الفت کرنا۔

(تفعّل) - اکٹھا ہونا۔ (تفاعل) - اکٹھا ہونا۔ (افتعال) - متحد ہونا۔

(استفعال) - الفت چاہنا۔

مہموز (۲)

۱ : ۶۷ آپ نے گزشتہ سبق میں مہموز کے قواعد پڑھ لئے اور کچھ مشق بھی کر لی ہے۔ اب اس سبق میں مہموز کے متعلق کچھ مزید باتیں آپ نے سمجھنا ہیں۔

۲ : ۶۷ مہموز الفاء کے تین افعال ہیں : أَمَرَ (ن) ۔ حکم دینا، أَکَلَ (ن) ۔ کھانا اور أَخَذَ (ن) ۔ پکڑنا۔ ان کے فعل امر کی اصلی شکل بالترتیب اُؤْمُرْ، اُؤْکُلْ اور اُؤْخُذْ ہونا چاہئے تھا۔ لیکن تمام اہل زبان ثلاثی مجرد کے صرف ان تین افعال کے فعل امر حاضر کا صیغہ خلاف قاعدہ علی الترتیب مُرْ، کُلْ اور خُذْ استعمال کرتے ہیں۔ قاعدہ کے مطابق یہ اُوْمُرْ، اُوْکُلْ اور اُوْخُذْ ہوتے۔

۳ : ۶۷ لفظ أَخَذَ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ باب افتعال میں بھی خلاف قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔ جس میں اس کی اصلی شکل اِئْتَخَذَ، یَأْتَخِذُ، اِئْتِخَاذًا بنتی ہے، جسے قواعد کے مطابق تبدیل ہو کر اِیْتَخَذَ، یَاتَخِذُ، اِیْتِخَاذًا ہونا چاہئے تھا۔ لیکن اہل زبان خاص اس فعل میں "ء" کو "ت" میں بدل کر افتعال والی "ت" میں ادغام کر دیتے ہیں۔ یعنی اِئْتَخَذَ سے اِتْ تَخَذَ پھر اِتَّخَذَ۔ اسی طرح اس کا مضارع یَأْتَخِذُ سے یَتْ تَخِذُ، پھر یَتَّخِذُ اور مصدر اِئْتِخَاذٌ سے اِتْتِخَاذٌ، پھر اِتِّخَاذٌ (پکڑنا۔ بنا لینا) استعمال ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ مذکورہ تینوں افعال کے فعل امر حاضر کی بدلی ہوئی شکل مُرْ، کُلْ، خُذْ اور اِتَّخَذَ سے مختلف صیغے قرآن کریم میں بکثرت اور بار بار استعمال ہوئے ہیں۔

۴ : ۶۷ مہموز العین میں ایک لفظ سَأَلَ کے متعلق بھی کچھ باتیں ذہن نشین کر لیں۔ اس کے مضارع کی اصلی شکل یَسْأَلُ بنتی ہے اور زیادہ تر یہی استعمال بھی ہوتی ہے۔ البتہ قرآن میں یہ بصورت "یَسْئَلُ" بھی لکھا جاتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی اسے خلاف قاعدہ یَسَلُ بھی استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح اس کے فعل امر کی اصلی شکل

اِسْئَلْ بنتی ہے۔ یہ اگر جملہ کے درمیان میں آئے تو زیادہ تر اسی طرح استعمال ہوتی ہے لیکن اگر جملہ کے شروع میں آئے تو پھر "سَلْ" استعمال کرتے ہیں جیسے "سَلْ بَنِیْ اِسْرَاۗءِیْلَ"۔ (البقرہ : ۲۱۱)

۵ : ۶۷ مہموز الفاء کے جن صیغوں میں ہمزہ اصلیہ یعنی فاء کلمہ کا ہمزہ اپنے ماقبل ہمزۃ الوصل کی حرکت کی بنا پر لازمی قاعدہ کے تحت "و" یا "ی" میں تبدیل ہو جاتا ہے، ایسے صیغوں سے قبل اگر کوئی آگے ملانے والا حرف مثلاً "وَ"۔ "فَ"۔ "ثُمَّ" وغیرہ آ جائے تو بدلی ہوئی "و" یا "ی" کی جگہ ہمزہ واپس آجاتا ہے اور ماقبل سے ملا کر پڑھا جاتا ہے اور ہمزۃ الوصل صامت ہو جاتا ہے بلکہ اکثر لکھنے میں بھی گرا دیا جاتا ہے۔ جیسے "ا م ر" سے باب افتعال میں فعل امر قاعدہ کے تحت اِیْتَمِرْ (مشورہ کرنا۔ سازش کرنا) بنتا تھا، اسے "وَ" کے بعد وَأْتَمِرْ لکھا اور پڑھا جائے گا۔ اسی طرح أَذِنَ کا فعل امر اِیْذَنْ بنتا تھا، یہ فَأْذَنْ ہو گا۔ ان دونوں مثالوں میں ہمزہ اصلیہ واپس آیا ہے اور ہمزۃ الوصل لکھنے میں گر گیا ہے۔ بلکہ ایسی صورت میں فعل امر "مُرْ" کا بھی ہمزہ اصلیہ لوٹ آتا ہے اور وہ وَأْمُرْ ہو جاتا ہے۔ لیکن کُلْ اور خُذْ کا ہمزہ اصلیہ نہیں لوٹتا اور ان کو وَكُلْ اور وَخُذْ ہی پڑھتے ہیں۔

۶ : ۶۷ ہمزۂ استفہام (جو ہمزۃ القطع ہوتا ہے) کے بعد اگر کوئی معرّف باللام اسم آجائے تو ایسی صورت میں ہمزۂ استفہام کو مَدّ دے دیتے ہیں۔ جیسے أَ اَلرَّجُلُ (کیا مرد) کو آلرَّجُلُ لکھا اور بولا جائے گا۔ اسی طرح أَ اَللّٰهُ (کیا اللہ) کو آللّٰهُ، أَ اَلذَّكَرَیْنِ (کیا دو نر جانور) کو آلذَّكَرَیْنِ اور أَ اَلْآنَ (کیا اب) کو عام عربی میں تو آلْآنَ یا آلْاٰنَ مگر قرآن مجید میں "آلْئٰنَ" لکھتے ہیں۔

۷ : ۶۷ دوسری صورت یہ ہے کہ ہمزۂ استفہام کے بعد ہمزۃ الوصل سے شروع ہونے والا کوئی فعل آ جائے، مثلاً باب افتعال، استفعال وغیرہ کا کوئی صیغہ۔ ایسی صورت میں صرف ہمزۂ استفہام پڑھا جاتا ہے اور ہمزۃ الوصل لکھنے اور پڑھنے دونوں میں گرا دیا جاتا ہے، جیسے أَ اِتَّخَذْتُمْ (کیا تم لوگوں نے بنا لیا) کو أَتَّخَذْتُمْ لکھا اور

بولا جائے گا۔ اسی طرح أَ اِسْتَکْبَرْتَ (کیا تو نے تکبر کیا؟) کو اَسْتَکْبَرْتَ اور أَ اِسْتَغْفَرْتَ (کیا تو نے بخشش مانگی؟) کو اَسْتَغْفَرْتَ لکھا اور بولا جائے گا۔

٨ : ٦٧ ہمزۂ استفہام کی مذکورہ بالا دونوں صورت حال کے متعلق یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اس پر لازمی تبدیلی والے قاعدے کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس قاعدے کی دو شرائط ہیں جو مذکورہ صورت حال میں موجود نہیں ہیں۔ لازمی قاعدہ کی پہلی شرط یہ ہے کہ ایک ہی لفظ میں دو ہمزہ اکٹھے ہوں۔ مذکورہ بالا صورت حال میں ہمزۂ استفہام متعلقہ لفظ کا حرف نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ شرط پوری نہیں ہوتی۔ دوسری شرط یہ ہے کہ دوسرا ہمزہ ساکن ہو۔ مذکورہ بالا صورت حال میں ہمزۃ الوصل متحرک ہوتا ہے۔ اس لئے دوسری شرط بھی پوری نہیں ہوتی۔ اس لئے مذکورہ تبدیلیوں کو الگ لکھا گیا ہے۔

ذخیرۃ الفاظ

أَمِنَ (س) أَمْنًا ۔ محفوظ ہونا۔ مطمئن ہونا۔ (ک) أَمَانَةً ۔ امانت دار ہونا۔
(افعال) ۔ امن دینا۔ تصدیق کرنا۔
أَخَّرَ (تفعیل) ۔ پیچھے کرنا۔ (تفعل ۔ استفعال) ۔ پیچھے رہنا۔
آخَرُ ۔ دوسرا۔ آخِرٌ ۔ آخری
قَبِلَ (س) قُبُولًا ۔ لینا۔ قبول کرنا۔
رُشْدٌ ۔ دانائی۔ سوجھ بوجھ۔
أَخَذَ (ن) أَخْذًا ۔ پکڑنا۔ (افتعال) ۔ بنا لینا
عَدَلَ (ض) عَدْلًا ۔ برابر کرنا۔ عدل ۔ برابر کی چیز۔ مثل ۔ انصاف
عَجِلَ (س) عَجَلًا ۔ جلدی کرنا۔ (تفعل) ۔ عجلت کرنا۔
أَمَرَ (ن) أَمْرًا ۔ حکم دینا۔ (س ۔ ک) إِمَارَةً ۔ حاکم ہونا۔ امیر ہونا۔
أَنِسَ (س) أُنْسًا ۔ محبت کرنا۔ مانوس ہونا۔ (افعال) ۔ مانوس کرنا۔ دیکھنا۔ سننا

دَفَعَ (ف) دَفْعًا - ہٹانا۔ دور کرنا۔

هَجَرَ (ن) هَجْرًا = چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ (مفاعلہ) = ہجرت کرنا۔

اَذِنَ (س) اَذَنًا = کان لگا کر سننا۔ اجازت دینا۔ (تفعیل) آگاہ کرنا۔ اذان دینا۔

اَدَمَ (ض)۔ (س) اَدْمًا - گندمی رنگ کا ہونا۔

بَؤُسَ (ک) بَأْسًا - مضبوط ہونا۔ (س) بُؤْسًا - بہت مفلس ہونا

(افتعال)۔ غمگین ہونا۔

مشق نمبر ۶۳

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں:

(i) نشان زدہ تحت الخط مہموز اسماء و افعال کی اقسام، مادہ اور صیغہ بتائیں۔

(ii) ان کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں۔

(iii) مکمل عبارت کا ترجمہ کریں۔

(١) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ
بِمُؤْمِنِيْنَ (٢) يٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا
(٣) وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ
يُنْصَرُوْنَ (٤) كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ (٥) قَالُوْا
اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا۔ (٦) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا
نُؤْمِنُ بِمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا (٧) وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا (٨) فَمَنْ
تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ (٩)
اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (١٠) فَاِنْ اٰنَسْتُمْ
مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ (١١) فَلَا تَتَّخِذُوْا
مِنْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (١٢) يٰاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (١٣) وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا

مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (۱۴) فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَّعْنَةُ
اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (۱۵) فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّأْمُرْ قَوْمَكَ
يَأْخُذُوْا بِأَحْسَنِهَا (۱۶) وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ (۱۷) وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ (۱۸) لَوْ أَنْفَقْتَ مَا
فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ
بَيْنَهُمْ (۱۹) وَمِنْهُمْ مَّنْ يقول ائذن لي (۲۰) فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا
كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ (۲۱) وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ (۲۲) مَا
أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ (۲۳) وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ

اردو سے عربی ترجمہ کریں

میری ماں نماز فجر کے بعد قرآن پڑھتی ہے۔

اے میری بہنو! مجھے اجازت دو کہ میں کھانا کھاؤں۔

کیا تم نے اس لڑکے میں کچھ سوجھ بوجھ دیکھی ہے؟

اے ہمارے رب! مسلمانوں کے دلوں میں الفت ڈال دے۔

مضاعف (۱)

(ادغام کے قاعدے)

۱ : ۶۸ سبق نمبر ۶۵ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ مضاعف ایسے اسماء و افعال کو کہتے ہیں جن کے مادے میں ایک ہی حرف دو دفعہ آ جائے، یعنی "مِثلین" یکجا ہوں۔ اسی سبق میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ ایسی صورت میں عام طور پر دونوں حروف کو ملا کر پڑھتے ہیں، جیسے "حَبَبَ" کے بجائے "حَبَّ" اور اسے ادغام کہتے ہیں۔ لیکن کبھی مثلین کا ادغام نہیں کیا جاتا بلکہ الگ الگ ہی پڑھتے ہیں، جیسے مَدَدَ (مدد کرنا)۔ اسے "فَکِّ ادغام" کہتے ہیں۔ اور اب ہمیں انہی کے متعلق قواعد کا مطالعہ کرنا ہے۔ چنانچہ اس سبق میں ہم ادغام کے قواعد سمجھیں گے اور ان شاء اللہ اگلے سبق میں فک ادغام کے قواعد کا مطالعہ کریں گے۔

۲ : ۶۸ قواعد کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے یہ بات ذہن میں واضح کر لیں کہ کسی مادے میں مثلین کی موجودگی کی مختلف صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ مادہ کا فاء کلمہ اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو۔ جیسے قَلَقٌ (بے چینی)، ثُلُثٌ (ایک تہائی) وغیرہ۔ یہاں مثلین موجود تو ہیں لیکن ملحق نہیں ہیں، بلکہ ان کے درمیان میں ایک دوسرا حرف حائل ہے۔ اس لئے ان کے ادغام کی ضرورت نہیں رہتی اور وہ اسی طرح پڑھے جاتے ہیں۔

۳ : ۶۸ مثلین کے ملحق ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ کسی مادے کا فاء کلمہ اور عین کلمہ ایک ہی حرف ہوں۔ جیسے دَدَنٌ (کھیل تماشا)، بَبْرٌ (شیر) وغیرہ۔ ایسی صورت میں بھی ادغام نہیں کیا جاتا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کسی مادہ کا عین کلمہ اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو، جیسے مَدَدٌ، شَفَقٌ وغیرہ۔ یہاں فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ ادغام ہو گا یا فَکِّ ادغام ہو گا۔ چنانچہ جن قواعد کا ہم مطالعہ کرنے جا رہے ہیں ان کے متعلق یہ

بات نوٹ کر لیں کہ ان کا تعلق مضاعف کی صرف اس قسم سے ہے جہاں عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہوں۔ مضاعف کی بقیہ اقسام کا ان قواعد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نیز یہ بھی نوٹ کر لیں کہ عین کلمہ کے حرف کے لئے ہم "مثلِ اول" اور لام کلمہ پر آنے والے اسی حرف کے لئے "مثلِ ثانی" کی اصطلاح استعمال کریں گے۔

۶۸ : ۴ ادغام کا پہلا قاعدہ یہ ہے کہ مضاعف میں اگر مثل اول ساکن ہے اور مثل ثانی متحرک ہے تو ان کا ادغام کر دیتے ہیں، جیسے رَبْ بٌ سے رَبٌّ، سِرْ رٌ سے سِرٌّ وغیرہ۔ یعنی [illegible] = [illegible] یا فِعْلٌ۔ فِلٌّ ہو گا جب ع اور ل مثلین ہوں۔

۶۸ : ۵ ادغام کا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ مضاعف میں اگر مثل اول اور مثل ثانی دونوں متحرک ہوں اور ان کا ماقبل بھی متحرک ہو تو مثل اول کی حرکت کو گرا کر اسے ساکن کر دیتے ہیں۔ پھر پہلے قاعدے کے تحت ان کا ادغام ہو جاتا ہے، جیسے مَدَدٌ سے مَدْدُ اور پھر مَدٌّ ہو جائے گا۔ یہی مادہ جب باب افتعال میں جائے گا تو اس کا ماضی و مضارع اصلاً اِمْتَدَدَ۔ یَمْتَدِدُ ہو گا، جو اس قاعدہ کے تحت پہلے اِمْتَدْدَ۔ یَمْتَدْدِ ہو گا، پھر اِمْتَدَّ۔ یَمْتَدُّ ہو جائے گا۔

۶۸ : ۶ ادغام کا تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ مضاعف میں اگر مثل اول اور مثل ثانی دونوں متحرک ہوں لیکن ان کا ماقبل ساکن ہو تو مثل اول کی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے خود اس کو ساکن کر دیتے ہیں۔ پھر پہلے قاعدہ کے تحت ان کا ادغام ہو جاتا ہے۔ جیسے مَدَدَ (ن) کا مضارع اصلاً یَمْدُدُ ہو گا، جو اس قاعدہ کے تحت یَمُدْدُ ہو گا اور پھر یَمُدُّ ہو جائے گا۔

۶۸ : ۷ مذکورہ بالا قواعد کی مشق کے لئے آپ کو دیئے ہوئے لفظ کی کم از کم مختصر صرفِ صغیر کرنی ہو گی۔ ذیل میں ہم لفظ شقق کی ثلاثی مجرد، باب تفعیل اور باب مفاعلہ سے صرفِ صغیر (مختصر) دے رہے ہیں۔ پہلی لائن میں اصلی شکل اور دوسری لائن میں تبدیل شدہ شکل دی گئی ہے۔ جہاں تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے وہاں (x) کا

نشان لگا دیا ہے۔ یہاں ہم نے صرف صغیر کے مکمل بارہ صیغے لکھنے کی بجائے صرف پانچ صیغے لئے ہیں۔

مختصر صرف صغیر

باب	ماضی	مضارع	اسم الفاعل	اسم المفعول	مصدر
ثلاثی مجرد	شَقَقَ	يَشْقُقُ	شَاقِقٌ	مَشْقُوقٌ	شَقْقٌ
	شَقَّ	يَشُقُّ	شَاقٌّ	(x)	شَقٌّ
تفعیل	شَقَّقَ	يُشَقِّقُ	مُشَقِّقٌ	مُشَقَّقٌ	تَشْقِيقٌ
	(x)	(x)	(x)	(x)	(x)
مفاعلہ	شَاقَقَ	يُشَاقِقُ	مُشَاقِقٌ	مُشَاقَقٌ	مُشَاقَقَةٌ
	شَاقَّ	يُشَاقُّ	مُشَاقٌّ	مُشَاقٌّ	مُشَاقَّةٌ

(اس باب سے اسم الفاعل اور اسم المفعول کی استعمالی شکل یکساں ہے)

نیز آپ نے نوٹ کر لیا ہو گا کہ مذکورہ صرفِ صغیر میں فعل امر نہیں ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ مضاعف کے فعل امر کا قاعدہ ان شاء اللہ ہم اگلے سبق میں پڑھیں گے۔

ذخیرۂ الفاظ

مَدَّ (ن) مَدًّا: کھینچنا' پھیلانا۔ مَدَدًا - مدد کرنا۔ (افعال) - مدد کرنا۔ (تفعیل) - پھیلانا۔ (مفاعلہ) - ٹال مٹول کرنا۔ (تفعل) - پھیلنا۔ کھنچ جانا۔ (تفاعل) - مل کر کھینچنا یا تاننا۔ (افتعال) - دراز ہونا۔ کھنچ جانا۔ (استفعال) - مدد مانگنا۔

شَقَّ (ن) شَقًّا - پھاڑنا۔ مُشَقَّةٌ - دشوار ہونا۔ (تفعیل) - پھاڑنا۔ چیرنا۔ (مفاعلہ) - مخالفت کرنا۔ (تفعل) - پھٹ جانا۔ (تفاعل) - آپس میں عداوت رکھنا۔ (انفعال) - پھٹ جانا۔ (افتعال) - پھٹا ہوا ٹکڑا لینا۔

مشق نمبر ۳۶

(i) ثلاثی مجرد اور ابواب مزید فیہ سے (باب انفعال کے علاوہ) لفظ مدد کی مکمل صرفِ صغیر کریں۔

(ii) ابواب تفعّل' تفاعُل' افتعال اور انفعال سے لفظ شفق کی مکمل صرفِ صغیر کریں۔ (یعنی چھ صیغے افعال کے اور چھ اسماءِ مشتقہ کے)

مضاعف (۲)

(فکِّ ادغام کے قاعدے)

۶۹ : ۱ گزشتہ سبق کے پیراگراف ۶۸ : ۳ میں ہم یہ بات نوٹ کر چکے ہیں کہ مضاعف کے جن قواعد کا ہم مطالعہ کر رہے ہیں ان کا تعلق مضاعف کی صرف اس قسم سے ہے جہاں عین کلمہ اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہوں۔ اب غور کریں کہ مضاعف کی اس قسم کی 'حروف کی حرکات یا سکون کے لحاظ سے' تین ہی صورتیں ممکن ہیں۔ چوتھی صورت کوئی نہیں ہو سکتی۔

(i) پہلی صورت : مثلِ اول ساکن + مثلِ ثانی متحرک یعنی ـْ + ـَُ

(ii) دوسری صورت : مثلِ اول متحرک + مثلِ ثانی متحرک یعنی ـَُِ + ـَِ

(iii) تیسری صورت : مثلِ اول متحرک + مثلِ ثانی ساکن یعنی ـَُِ + ـْ

پہلی دو صورتوں کے متعلق ادغام کے قواعد ہم گزشتہ سبق میں پڑھ چکے ہیں۔ اس سبق میں اب ہم تیسری صورت کے متعلق قواعد کا مطالعہ کریں گے۔

۶۹ : ۲ کسی مضاعف میں اگر مثلِ اول متحرک اور مثلِ ثانی ساکن ہو تو فکِّ ادغام لازم ہوتا ہے 'یعنی ایسی صورت میں ادغام ممنوع ہوتا ہے' مثلاً فَعَلْتَ کے وزن پر مَدَدَ سے مَدَدْتَ اور شَقَقَ سے شَقَقْتَ اپنی اصلی شکل میں ہی بولا اور لکھا جائے گا۔

۶۹ : ۳ اب آگے بڑھنے سے قبل مذکورہ بالا تیسری صورت کے متعلق کچھ باتیں ذہن میں واضح کر لیں۔ فعل ماضی کی گردان کے چودہ صیغوں پر اگر آپ غور کریں تو آپ دیکھیں گے کہ اس کے پہلے پانچ صیغوں میں لام کلمہ متحرک رہتا ہے 'جبکہ چھٹے صیغے سے آخر تک لام کلمہ ساکن ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مضارع کی گردان میں بھی جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوتا ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر

سکتے ہیں کہ فکِّ ادغام کے مذکورہ بالا قاعدہ کا اطلاق بالعموم کہاں ہو گا۔

۴ : ۶۹ تیسری صورت کے واقع ہونے کی ایک وجہ اور بھی ہوتی ہے۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ کسی وجہ سے مضارع کو جب مجزوم کرنا ہوتا ہے تو اس کے لام کلمہ پر علامتِ سکون لگا دیتے ہیں۔ گویا اس وقت بھی مضاعف میں صورت یہی بن جاتی ہے کہ اس کا مثل اول متحرک اور مثل ثانی ساکن ہوتا ہے۔ فکِّ ادغام کے اگلے قاعدہ کا تعلق اسی صورتحال سے متعلق ہے۔

۵ : ۶۹ کسی مضاعف میں اگر مثل اول متحرک اور مثل ثانی ساکن ہو تو ادغام اور فکِّ ادغام دونوں جائز ہیں۔ مثلاً مَدَدَ کا مضارع اصلاً یَمْدُدُ ہے۔ اس سے فعل امر امدد بنتا ہے۔ اس کا اس طرح استعمال بھی درست ہے۔

۶ : ۶۹ مَدَدَ کے ادغام شدہ مضارع یَمُدُّ سے جب فعل امر بناتے ہیں تو علامتِ مضارع گرانے کے بعد مُدُّ بنتا ہے۔ پھر لام کلمہ کو مجزوم کرتے ہیں تو اس کی شکل مُدْدْ بنتی ہے جس کو پڑھ نہیں سکتے۔ پڑھنے کے لئے لام کلمہ کو کوئی حرکت دینی پڑتی ہے۔ اصول یہ ہے کہ ماقبل اگر ضمہ ہو تو لام کلمہ کو کوئی بھی حرکت دی جا سکتی ہے۔ اس لئے فعل امر مُدُّ، مُدَّ اور مُدِّ تینوں شکلوں میں درست ہے۔ لیکن اگر ماقبل فتحہ یا کسرہ ہو تو لام کلمہ کو ضمہ نہیں دے سکتے، البتہ فتحہ یا کسرہ میں سے کوئی بھی حرکت دی جا سکتی ہے۔ مثلاً فَرَّ یَفِرُّ سے اِفْرِرْ یا فِرَّ اور مَسَّ یَمَسُّ سے اِمْسَسْ یا مَسِّ بنے گا۔

۷ : ۶۹ یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ اکثر ایک لفظ کے ایک سے زیادہ معانی ہوتے ہیں۔ ایسا ان الفاظ میں بھی ممکن ہے جو مضاعف ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں عام طور پر ایک معنی دینے والے اسم کو ادغام کے ساتھ اور دوسرے معنی دینے والے اسم کو ادغام کے بغیر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً مَدٌّ (کھینچنا)۔ مَدَدٌ (مدد کرنا)۔ قَصٌّ (کاٹنا یا کترنا)۔ قَصَصٌ (قصہ بیان کرنا)۔ سَبٌّ (گالی)۔ سَبَبٌ (سبب) وغیرہ۔ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ مضاعف ثلاثی مجرد کے باب فَتَحَ اور حَسِبَ سے استعمال نہیں ہوتا، جبکہ مزید فیہ کے تمام ابواب سے استعمال ہوتا ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

ظَلَّ (س) ظَلًّا۔ سایہ دار ہونا۔ سایہ ڈالنا۔ (تفعیل)۔ سایہ کرنا۔

ظِلٌّ (ج ظِلَالٌ۔ اَظْلَالٌ۔ ظُلُولٌ)۔ سایہ۔ عزت۔ آسودگی۔

ضَرَّ (ن) ضَرًّا۔ تکلیف دینا۔ مجبور کرنا۔ (مفاعلہ)۔ نقصان پہنچانا۔

ضُرٌّ۔ نقصان۔ سختی۔

ضَلَّ (ض) ضَلَالًا و ضَلَالَةً۔ گمراہ ہونا۔ (افعال)۔ گمراہ کرنا۔ ہلاک کرنا۔
(تفعیل)۔ ضائع کرنا

عَدَّ (ن) عَدًّا۔ شمار کرنا۔ (افعال)۔ تیار کرنا۔ عَدَدٌ۔ گنتی۔ عِدَّةٌ۔ چند۔ تعداد

عَزَّ (ض) عِزًّا وَعِزَّةً۔ قوی ہونا۔ دشوار ہونا۔ باعزت ہونا۔ (افعال)۔ عزت دینا

ذَلَّ (ض) ذِلَّةً۔ ذلیل ہونا۔ (تفعیل)۔ تابع کرنا۔ ذُلٌّ۔ رحمت۔ نرمی۔

ذِلٌّ۔ تابعداری

حَبَّ (ض) حُبًّا۔ محبت کرنا۔ (افعال)۔ محبت کرنا۔ (تفعیل)۔ محبوب بنانا۔

حَبَّةٌ۔ دانہ۔

حَجَّ (ن) حَجًّا۔ دلیل میں غالب آنا۔ قصد کرنا۔ (مفاعلہ)۔ جھگڑا کرنا۔

حُجَّة۔ دلیل۔

رَدَّ (ن) رَدًّا۔ واپس کرنا۔ لوٹانا۔ (افتعال)۔ اپنے قدموں پر لوٹنا۔

کَرَّ (ن) کُرُوْرًا۔ مڑنا۔ پینترا بدلنا۔ کَرَّةٌ۔ دوسری بار۔

ظَنَّ (ن) (ظَنًّا)۔ گمان کرنا۔ یقین کرنا۔ ظَنٌّ۔ علامات سے اخذ کردہ نتیجہ۔ گمان۔
یقین۔

فَرَّ (ض) فِرَارًا۔ بھاگنا۔ دوڑنا۔

مشق نمبر ۶۵ (الف)

مندرجہ ذیل افعال کی صرف صغیر کریں، اور فعل امر کی تمام ممکن صورتیں لکھیں۔

(i) فَرَّ (ض) (ii) ظَلَّ (س) (iii) عَدَّ (ن)

مشق نمبر ۶۵ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء و افعال کی اقسام، (ماضی مضارع وغیرہ) مادہ، باب اور صیغہ بتائیں۔

(۱) ضَلَلْتُ (۲) تَعُدُّوْنَ (۳) ذَلَّلْنَا (۴) اَضِلُّ (۵) فَرَرْتُمْ (۶) ظِلٌّ
(۷) ضَارٌّ (۸) فِرُّوْا (۹) مُضِلٌّ (۱۰) تَشَقَّقُ (۱۱) اَظُنُّ (۱۲) ضَالٌّ
(۱۳) تُرَدُّوْنَ (۱۴) اَعُدُّ (۱۵) شَاقُّوْا (۱۶) تُحَاجُّوْنَ (۱۷) اَضَلُّوْا
(۱۸) اُعِدَّتْ (۱۹) شِقَاقٌ (۲۰) تُعِزُّ (۲۱) حُجَّةٌ

مشق نمبر ۶۵ (ج)

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کلمات کا وزن اصلی لکھیں۔

(۱) وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى (۲) وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (۳) وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ (۴) وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ (۵) وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ (۶) وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ (۷) وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ (۸) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ (۹) وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا (۱۰) وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ (۱۱) لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ (۱۲) وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰى اَدْبَارِكُمْ (۱۳) وَلَا تَتَّبِعُوْا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا

كَثِيْرًا (۱۴) وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ إِلَّا هُوَ (۱۵)
وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ أَتُحَآجُّوْنِّيْ فِي اللّٰهِ (۱۶) ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّوا
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ (۱۷) أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ (۱۸) وَسَتُرَدُّوْنَ إِلٰى عٰلِمِ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ (۱۹) فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ (۲۰) وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ
الْأَرْضَ (۲۱) وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ إِلَّا الضَّآلُّوْنَ (۲۲) ثُمَّ رَدَدْنَا
لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنٰكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ (۲۳) لَنْ
يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ (۲۴) وَيَوْمَ تَشَقَّقُ
السَّمَآءُ (۲۵) أَلَمْ تَرَ إِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ (۲۶) وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيْمَانَ (۲۷) فَفِرُّوْا إِلَى اللّٰهِ (۲۸) كَانَ مِقْدَارُهٗ
أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (۲۹) وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ
وَمِنْهَا يَأْكُلُوْنَ۔

مندرجہ بالا قرآنی عبارتوں میں سے ایک ہی مادے سے تعلق رکھنے والے ایسے کلمات کی نشاندہی کیجیے جو ایک جگہ ادغام کے ساتھ اور دوسری جگہ فکِ ادغام کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں۔ مثلاً "حبب" سے تُحِبُّوْنَ اور يُحْبِبْكُمْ

اردو سے عربی ترجمہ کیجیے:

مسلمان مسلمان کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

قرآن کو پکڑو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔

بعض علماء لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

اللہ ہی عزت دینے والا اور ذلت دینے والا ہے۔

اللہ نے کافروں کو ناکام لوٹا دیا۔